



باز منم که در این راه رفته و آمده ام و بستانم و بستانم

[illegible]

زینا عندیایک ویرستان سرخرو شطافن و سن گیلانی شخصیت برمی خیزد

در طبع و نشیمن کشتوکارها و فراوانی کشت



Handwritten notes in Urdu script at the top of the page, likely a preface or commentary.

Handwritten notes in Urdu script, continuing the commentary or preface.

Handwritten notes in Urdu script, continuing the commentary or preface.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منت خدای را عز وجل که طاعتش موجب قربت است و شکر  
 اسماں خدا اگر تین ہو کہ غالب و بزرگ ہو کہ بندگان کا سبب دیکھ بویگا اور بی شکر  
 اندر شش فریاد یعنی ہر نفسیکہ فرو مہر و مدحیات است و چون  
 او سکے کے زیادہ ہو نہ انت کا ہے جو سانس کہ جو بانی جو بانی بانی زندگی کی ہے اور جو  
 ہر مٹی آید مغش ذات پس ہر نفسی و نعمت موجود است ہر نفسی شکر  
 اور بانی جو خوشی و غم الی فانی کہ پہنچ ہر ایک کو و نعمت موجود ہے اور وہ بہرہ نیت کا شکر  
 واجب ہے از دست و زبان کہ بر آید کہ خود کا شکر شکر بند آید  
 واجب ہے ہر آواز زبان کے سے بر آدے کہ حق شکر آدے ہر آواز  
 اعلم ان الہام الہی کہ شکر الہی عباد الہی الشکر قطعه  
 اگر کہ تیرا مال و آدمی شکر کو بہت ہے کہ توڑ دے بند دن میرے سے شکر کہ سے داسے ہاں

بند وہاں بہ کہ تقصیر خوش	بند وہاں بہ کہ تقصیر خوش
بند وہاں بہ کہ تقصیر خوش	بند وہاں بہ کہ تقصیر خوش

Extensive handwritten notes in Urdu script on the right margin, providing commentary or additional text related to the main content.





شرط انصاف نباشد که تو فرمان گیری و در خیرست از سر و کائنات

شرط انصاف کی انودے کہ تو حکم نہ لیا دے تو حدیث میں دیکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

منقرض موجودات رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تئمه روزگار

ادب و حقیقت در اساطیر عالم کرمی و الهامی ادیب بزرگ دیده ادیبان و نویسندگان و روش

**بيت** سبيع مطاع في ليله قسيلة جليله ليلاه وسيم

[illegible]

سنة الف و المئتين و الخمسين و اربع مائة

[illegible]

که او در دست کشید که می ماند می نشست که او را که

ماک از موج و آواز که باشد نو کشتیان به که کی از تن گان گنهگار

کتابخانه عمومی و موزه ملی ایران

پیشانی روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاه خداوند جل و علا

مگر شش روز گامی سے آگے نہ جا سکا اور یہ قبول ہو گیا کہ بیچ درگاہ بزرگ اور برتر ہے

هر دو را نیز و احوالی نیز نظر کنند با ایشان بخواند بار دیگر عرض فرمایند این

و شش و سه الفه بتر پنج او یک نفری پیرا و سکو شود و دوسری باز و کردار او در پیشانی هر دو می باشد

بمقتضی وزارت بخارا و سمرقند بجهت تعالی گوید یا املا لیلی دل چیدیت

ماہ روزانہ دینی ہے اللہ پاک اور بڑے کتابت اور سوز و گم کے ساتھ

من بدایہ و اینست چہ یزید بن موسیٰ از اجابت کردم و اینست

آنکه در کمال آرزوی او باشد که در این شهر میروم

که بهت و با اورد (مستطیل) شمر در کتاب بن

\_\_\_\_\_

برای این که بهیچ وجه از دست نرود و در دست کسی که گناه این نیست

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے دل سے اس قدر محبت کر لی ہے کہ اگر میں اس کو دیکھوں تو میری آنکھیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔

کرم بین و لطیف خداوندگار	گنہ بندہ کمرست او شرمسار
کرم دیکھ اور نہ پانی حیا و نہ گامی	گنہ بندے نے کیا ہے اور وہ شرمندہ

ماکان کعبۃ جلالہا اے تھیں میرا دوست معترفند کہ مٹا عجب تک کہ حق عبادت کا  
 و اوصافان علیہ جلالہا اے تھیں شہسوار ہا کہ مٹا حق معترفند کہ قتل  
 او صفت کر نیلے صورت جمال او کی کو ساتھ چہرہ کی نسبت کی کہ میں پہاڑی حق عبادت کی تیری

گر کسے وصف افوس پس	بیدل از فی نشان چکوید ہمار
جو کوئی وصف او سے مجھ سے پوچھے	ہیوش ہے پتے ہو کیا کے صبر
عاشقان کشتگان معشوق	بر نیاید ز کشتگان آواز
عاشق مارے ہوئے معشوق کے ہون	نہیں نکلتی ہے رستہ ہوں سے آواز

یکی از صاحبان سرسبز ہر قہر و برود و در کجمر کا شفق مستقر  
 ایک صاحبہ لون سے سرسبز گریبان مراقبہ کی لگی تھا اور بچ دیا کا شفق کے نور  
 شدہ مالیکہ ازان محالیت باز آمد کی از حجاب گفت ازین بوستان  
 ہوا جس وقت کہ اس معاملے ہو پھر آیا ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے  
 کہ بووی مرا چہ تحفہ کر مت کروئی اصحاب گفت بخاطر شتم کہ چون بدست  
 دھاتو میر و تین کیا تحفہ کیا تو فیازون کوتاہیں کا صاحبہ نے ارادہ کیا تھا کہ جب بائیں  
 گل برسم و مٹی پر کھم پڑیہ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانہ مست  
 گل کے پونچھن میں دھن بھریوں کا میں بیٹے یاروں کے جوہوں پانی میں خوشبو گل نے ایسا

کہ و منم از دست رفت قطره	ای شمع سحر عشق ز پروانہ بیامو
کہ دھن میرے ہاتھ سے گیا	اسے چڑیا صبح کی عشق پروانہ ہو سیکھ
نکاح سوختہ را جان شدہ آواز نیامد	این رہ عیان و طبعش بچہ اند
کہ اوس جے ہوئے کے کھین تان گئی اور آواز نہ	یہ دعویٰ کر نیلے پیچ طلبا و سکیا کی خبر ہنر

بندت نظر کا کہ میں نے اس کو دیکھا تو میری آنکھیں پانی سے بھر جاتی ہیں۔  
 و اوصافان علیہ جلالہا اے تھیں شہسوار ہا کہ مٹا حق معترفند کہ قتل  
 او صفت کر نیلے صورت جمال او کی کو ساتھ چہرہ کی نسبت کی کہ میں پہاڑی حق عبادت کی تیری  
 بیدل از فی نشان چکوید ہمار  
 ہیوش ہے پتے ہو کیا کے صبر  
 بر نیاید ز کشتگان آواز  
 نہیں نکلتی ہے رستہ ہوں سے آواز  
 ایک صاحبہ لون سے سرسبز گریبان مراقبہ کی لگی تھا اور بچ دیا کا شفق کے نور  
 شدہ مالیکہ ازان محالیت باز آمد کی از حجاب گفت ازین بوستان  
 ہوا جس وقت کہ اس معاملے ہو پھر آیا ایک نے دوستوں سے کہا اس باغ سے  
 کہ بووی مرا چہ تحفہ کر مت کروئی اصحاب گفت بخاطر شتم کہ چون بدست  
 دھاتو میر و تین کیا تحفہ کیا تو فیازون کوتاہیں کا صاحبہ نے ارادہ کیا تھا کہ جب بائیں  
 گل برسم و مٹی پر کھم پڑیہ اصحاب را چون برسیدم بوی گل چنانہ مست  
 گل کے پونچھن میں دھن بھریوں کا میں بیٹے یاروں کے جوہوں پانی میں خوشبو گل نے ایسا  
 کہ و منم از دست رفت قطره  
 کہ دھن میرے ہاتھ سے گیا  
 نکاح سوختہ را جان شدہ آواز نیامد  
 کہ اوس جے ہوئے کے کھین تان گئی اور آواز نہ

وہ مطلق اہل قلوب کا گوئیہ و صفت درین کتاب ہر جا کہ واقع شدہ نفس خود را مرد و ہشتہ ۱۲ شمس بر سر بیخ اول و کسب







پارو دار و پیاده راز سیل	ہر کہ آمد عمارت نوشت	رفت منزل نگیری پر دست
پیرچی کتنی ی پایدی تین راہ	جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنانی	جے کیا وہ عمارت دہلی دیر کوئی کی
وان در گنج چن تین ہو	وین عمارت بسیر خبری	یا زاپا مدار و دست مدار
اودوس و ستر بکائی اسطرح ہو	اور یہ عمارت سر پر نہ لیکیا کوئی	مشوق بغیر قیام کو دست سرت کہ
دستی را تشکیل این عمار	ماہ عیش آدمی شکم است	تا بتدیر بج میرود چہ
دوستی کی تین تین لاقی ہوئی وفا	اس زندگی آدمی کی پیت ہے	اگر اعتدال تاجا تو کیا غم ہے
گر یہ بند و پنا گنگشاہ	گر دل از غم پری کند شاہ	وہ کشاید چنانکہ تو ان
اگر بند ہو وے ایسا کہ کئے	جو دل غم سے ہرے تو لاق ہے	اور یہ کیلے ایسا کہ نہ بند ہو سکے
گویشوا ز حیات دنیا دست	چار طبع مخالف و شتر	چند روزی بوند باہم تو
کہ او شتر کہ نہ زندگی دنیا	چار طبع تین نہ کر نیوالی و فرنگی	کتھ دھون ہی ہین تین خوش
گر کی تین ہین چہا شتر جب	جان شیرین بر آید از قات	لاہرم مرد و عارف کامل
جو ایک ان چاروں خلاف غایت	جان مینی بکھاے تن سے	اس لے مرد و خدا شناس کامل
نہند بر حیات دنیا دل	نیک بدر چون مجی باہم	خاک کھس کہ گوی نیکی پر
نہین کہتای او ہر زندگی دنیا کی	نیک بدر جو آخر کار مرین گے	خوشاد ہنجر کہ گندی کی کا لیکیا
برگ ہیشی بگر خوشی و	گس نہار و ز پس تو پیش	عمر جہت و فتنہ تور
سلمان زندگی کا پتہ قبر ہی کج	کوئی ملا دی بھی ہی تو آگی تیج	عمر شل برن کی ہی ہو پنا کوئی
اندکی ماند و خواجہ مرہون	اچی تہیدت فرستہ در بار	تر حمت پر نیاد و می ستار
تو زبانی ہی تو زندگی تو جو کوئی	ای خالی باہ گیا ہونچ باز کہ	ڈر تا ہون میں بر ہونڈ لاہ
ہر کہ فرسوخ خود خور و خور	وقت خرمش خشمہ باہید	پند سکہ گشتن دل بشنو
جس شخص کو کیتی ہنی کائی کی	وقت خرمش کی او کو لاہی کائی	نصیحت سدی کی کان جانسون
رہ چنین ہست مرد باش برد	بعد از مامل مصلحت آن	دیدم کہ در شین غزلت
راہ ایسی ہی مردانہ دار و دار	بعد از فکر کہ نہ بہات کی	بہات کی مصلحت وہ دیکھی ہی کہ نہ چن آشتیا کی گونہ نشینی کے

ہر کہ آمد عمارت نوشت  
 جو کہ آیا ایک عمارت نئی بنانی  
 وین عمارت بسیر خبری  
 اور یہ عمارت سر پر نہ لیکیا کوئی  
 ماہ عیش آدمی شکم است  
 اس زندگی آدمی کی پیت ہے  
 گر دل از غم پری کند شاہ  
 جو دل غم سے ہرے تو لاق ہے  
 چار طبع مخالف و شتر  
 چار طبع تین نہ کر نیوالی و فرنگی  
 جان شیرین بر آید از قات  
 جان مینی بکھاے تن سے  
 نیک بدر چون مجی باہم  
 نیک بدر جو آخر کار مرین گے  
 گس نہار و ز پس تو پیش  
 کوئی ملا دی بھی ہی تو آگی تیج  
 اچی تہیدت فرستہ در بار  
 ای خالی باہ گیا ہونچ باز کہ  
 وقت خرمش خشمہ باہید  
 وقت خرمش کی او کو لاہی کائی  
 بعد از مامل مصلحت آن  
 بعد از فکر کہ نہ بہات کی  
 دیدم کہ در شین غزلت  
 بعد از مامل مصلحت آن  
 بعد از فکر کہ نہ بہات کی  
 دیدم کہ در شین غزلت



مالوف و طریق معروف کہ آزدون دل دوستان جہلست و کفارت یمن

الفٹ کی گئی کے اور زراہ پہچانی گئی کے کیلے کا زرد کہ نادل کو تو کھانا دانی ہے اور بد قسم کا  
سہل خلاف رومی صورت و عکس ای کوئی الباب فو الفقار علی در  
آسان جو خلاف عقل نیک کہ ہے اور خلاف عقل صاحبون دانائی کے کہ ملواری علی علیہ السلام کی بیچ

نیام و زبان اسعد در کام قطعہ  
میان کے ہو اور زبان سعدی کے تالوین

کلید در گنج صاحب ہمنہ  
کبھی دروازے غزائے صاحب ہنر کا  
کہ جو ہر فرشتہ یا پیکہ و قطعہ

کہ یہ دکان جو ہری کی ہے یا باطی کی  
بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی  
لیکن بوقت مصلحت کہ وہ بہتر کہ پہچان کوشی کو  
بوقت گفتن بوقت خاموشی  
وقت بولنے کے اور بولنا وقت چکے سہنے کے

قوت نہ شتم و روی از محادثت بگردانیدن صورت نہ شتم کہ یار موقوف  
طاقت نہ کی بنی اور نہ ہمدگر بات کہے او سکے نہ پیرینا جو اندری بخانی بنی کہ یار موقوف نہ

پود و دود و ...

یہی گوشت و خون و جان  
خدا و او سب کچھ ہے کہ نہایت  
بقدرت و قدرت و کون آن کچھ شخص کو  
نکستن و قوت اولی الامر کی صاحبان  
الہیہ ان علی بنی و شہید بنی صاحبان  
الباب جہلست و کفارت یمن  
سہل خلاف رومی صورت و عکس ای کوئی  
آسان جو خلاف عقل نیک کہ ہے اور خلاف  
عقل صاحبون دانائی کے کہ ملواری علی  
علیہ السلام کی بیچ  
نیام و زبان اسعد در کام قطعہ  
میان کے ہو اور زبان سعدی کے تالوین  
کلید در گنج صاحب ہمنہ  
کبھی دروازے غزائے صاحب ہنر کا  
کہ جو ہر فرشتہ یا پیکہ و قطعہ  
کہ یہ دکان جو ہری کی ہے یا باطی کی  
بوقت مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی  
لیکن بوقت مصلحت کہ وہ بہتر کہ پہچان  
کوشی کو بوقت گفتن بوقت خاموشی  
وقت بولنے کے اور بولنا وقت چکے سہنے کے  
قوت نہ شتم و روی از محادثت بگردانیدن  
صورت نہ شتم کہ یار موقوف طاقت نہ کی  
بنی اور نہ ہمدگر بات کہے او سکے نہ پیرینا  
جو اندری بخانی بنی کہ یار موقوف نہ  
پود و دود و ...



بیلبل گویند ہر منابر غضبان	اول اردوی بہشت ماہ جلالی
بیلبل بولنی والی او پر مبرون شاخون کا	اول اردوی بہشت مہینہ جلالی کا
ہمچو عرق بر عذار شاہ غضبان	بر گل سرخ از نم افق مادہ لائی
جیسے عرق او پر رخسار معشوق غضبان کا	او بر گل سرخ کے شبنم سے پرشہ موتی

شب را بہرستان با یکی از دوستان اتفاق بمیت افتاد و صوفی خوش خلق و  
 شکوہ بیچ ایک باغ کو ساتھ ایک کی دوستوں کا اتفاق بات کی رہنے کا ہر ایک مکان خوش اور سہر  
 و درختان و درہم گفتی کہ خرودہ مینا پر خاکش رنجیدہ عقد شریا از تا کشش و خجستہ قطع  
 اور درخت گنجان گویا کہ مکتوب سہر شیشی کے او پر خاک دیکھی گوئی کہ میں اکوڑا کا اکوڑو کو دیکھا گیا  
 دَوَ حَہُ مَکَّاءُ نَہْ رَہْ سَکَسَکَ سَکَکَ دَوَ حَہُ مَکَّاءُ کَیْہِ مَکَّاءُ مَکَّاءُ مَکَّاءُ مَکَّاءُ مَکَّاءُ  
 باغ بانی نہروں او کے کا جاوے درخت برابر چڑیاں اچھی بولنے والی وہ ہر ہوا لالوں  
 رنگارنگ وین پر از سیوہ ہامی گوناگون ہو باد و سایہ و خوشائش گہر شہر  
 رنگ بیکہ او پر ہری ہری مبرون طرح بیلبل سے ہوا و بی سانی خوش و خوش  
 فرش بوقلمون چہ باد او ان کہ خاطر باز آمدن برائی شستن غالب مد و مد  
 فرش رنگ بزم کا صبح کو کہ ارادہ پہرئی کا او پر ہری ہری شیشی کے غائب آیا دیکھا اینو اس دو کو  
 دہنی گل و دریاں و نبل و شیرین فرہم آوردہ و نہنگ جیج کردہ گفتہ گل بوز  
 رد مال گل اور یہاں و سبیل اور خیمہ کا حبس لایا اور ابراوہرئی کا کیا کہ میں گل با نکتہ بین  
 چنانچہ دانی بقائی گوید گلستان از او فانی نباشد حکیمان گفتہ اندر چہ پیر و پستی نشانی  
 جیسا کہ بانشاہ کو کہ قیام اور مانی با نکتہ بین ایک فانیین اور دانا بون ذکر آہ  
 تا طریق حقیقت گفتہ برائی نہرست طار  
 مہر و سہل تاز گرا

اردوی بہشت دزد اول  
 دوم بہشت دزد اول  
 دزدین بیلبل گویند ہر منابر غضبان  
 بیلبل بولنی والی او پر مبرون شاخون کا  
 ہمچو عرق بر عذار شاہ غضبان  
 جیسے عرق او پر رخسار معشوق غضبان کا  
 اول اردوی بہشت ماہ جلالی  
 اول اردوی بہشت مہینہ جلالی کا  
 بر گل سرخ از نم افق مادہ لائی  
 او بر گل سرخ کے شبنم سے پرشہ موتی  
 شب را بہرستان با یکی از دوستان اتفاق بمیت افتاد و صوفی خوش خلق و  
 شکوہ بیچ ایک باغ کو ساتھ ایک کی دوستوں کا اتفاق بات کی رہنے کا ہر ایک مکان خوش اور سہر  
 و درختان و درہم گفتی کہ خرودہ مینا پر خاکش رنجیدہ عقد شریا از تا کشش و خجستہ قطع  
 اور درخت گنجان گویا کہ مکتوب سہر شیشی کے او پر خاک دیکھی گوئی کہ میں اکوڑا کا اکوڑو کو دیکھا گیا  
 دَوَ حَہُ مَکَّاءُ نَہْ رَہْ سَکَسَکَ سَکَکَ دَوَ حَہُ مَکَّاءُ کَیْہِ مَکَّاءُ مَکَّاءُ مَکَّاءُ مَکَّاءُ مَکَّاءُ  
 باغ بانی نہروں او کے کا جاوے درخت برابر چڑیاں اچھی بولنے والی وہ ہر ہوا لالوں  
 رنگارنگ وین پر از سیوہ ہامی گوناگون ہو باد و سایہ و خوشائش گہر شہر  
 رنگ بیکہ او پر ہری ہری مبرون طرح بیلبل سے ہوا و بی سانی خوش و خوش  
 فرش بوقلمون چہ باد او ان کہ خاطر باز آمدن برائی شستن غالب مد و مد  
 فرش رنگ بزم کا صبح کو کہ ارادہ پہرئی کا او پر ہری ہری شیشی کے غائب آیا دیکھا اینو اس دو کو  
 دہنی گل و دریاں و نبل و شیرین فرہم آوردہ و نہنگ جیج کردہ گفتہ گل بوز  
 رد مال گل اور یہاں و سبیل اور خیمہ کا حبس لایا اور ابراوہرئی کا کیا کہ میں گل با نکتہ بین  
 چنانچہ دانی بقائی گوید گلستان از او فانی نباشد حکیمان گفتہ اندر چہ پیر و پستی نشانی  
 جیسا کہ بانشاہ کو کہ قیام اور مانی با نکتہ بین ایک فانیین اور دانا بون ذکر آہ  
 تا طریق حقیقت گفتہ برائی نہرست طار  
 مہر و سہل تاز گرا









گر بہ شیرست و گرفتار موش

ایک شوشست و حصان بیک

بی شیر ہے بیچ پکڑے جو ہے کے

لیکن خود شل جو ہے کے بیچ اڑالی پکڑے

اما باعتبار وسعت اخلاق بزرگان کہ چشم از عوالم یرستان پشود و رافشاں

لیکن سبب بہر وی کشادگی خلق بزرگون کے کہ لاکھ عیدین زیر ستون و سیاہوین اور بیج خار کفر

جراہم کہتران کشند کل چند بطریق ختمصار از نواد و اوشال شجر حکایات ستر

گناہوں چوٹوں کے عین کشش کہتے ہیں تین سارے طریق شجر کشادہ کے اوشال و شجر و حکایت و شجر

ملوک باغی رحمہ اللہ فرین کتاب بیج کرو ہم برنجی از عمر کمر نمایاں بر فوج حوسب

بادشاہوں گذری ہوں کہ کو حجت اللہ تعالیٰ کی اونہ کو بیج اس کتاب کہ لاکھ عیدین و نواد و شجر و حکایت و شجر

تصنیف کتابین بود قطعہ

بماند سالہا این نظم و ترتیب

تصنیف کرنے کتاب کا یہ تھا

زماہر و زہر خاک قنادہ جا

ہسی ہر زہر خاک پڑی گا جا جا

مگر صاحب دیوڑی حیرت

شاید ایک جہل کیوڑ شہریت

و تمزیب بواب سجاد سخن

اور آہستہ آہستہ بالون و خضر ناسخ کو ملاح دیکھا

بہشت با اتفاق قنادین

باب اول در سیرت بادشاہان

باب پہلا بیچ حال بادشاہوں کے باب دوسرا بیچ خلق فقیروں کے باب تیسرا

بہشت با اتفاق قنادین

Handwritten marginal notes in Urdu script, including phrases like 'بہشت با اتفاق قنادین' and 'باب اول در سیرت بادشاہان'.









خاکش چنان بخورد که دستخوان نامند  
زندست نام فرخ نوشیروان بعد از  
خاک را و سکو ایسا که او س از پڑی نهی  
زند به نام مبارک نوشیروان کابلیان  
گر چه بسی گزشت که نوشیروان نامند  
خیبری کن ای فلان غنیمت شما عمر  
اگر چه هست گذر که نوشیروان نه را  
ایک نیکی که اسے فلاں غنیمت کن عمر کو  
زان پیشتر که بانگ برآید فلان نامند حکایت ملکز او را  
اوس سے پہلے نیکی کر کہ آواز او سے کہ فلاں نہ را  
ایک پادشا ہزارہ کو

سنہیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوب رو کے  
سنہیدے کہ کوتاہ تھا اور کم ہوا اور دوسرے بھائی اور بھائیوں کے بلند اور خوب صورت

باری پدر بکر است و استحقاق در وی نظر بمیکرد پس غیر است و استحقاق بجا آورد  
 کیبار باپ سایه کبر است اما استحقاق که بچ او کے نظر کرتا تھا کہ نے سایہ دانی اور مینائی کو درخت کی  
 گفت ای پدر کوتاہ غر و مسند بہ کہ نادان بلند نہ ہر چہ بقیامت مہم نصیب ہے  
 و کما ایاب کوتاہ دیشند بہر جا بلند و مینہ و یہ مات قطع کو جو سزا فدا کبریٰ نصیب

بِسْمِ اللّٰهِ قَدْ رَأَوْا مَظْهَرًا + قطعه آن شنید می که لاغر و امانا  
دیکر تند که اندر و خود تیر که او سر نیک

فستق کای با لبی خرم	است تازی اگر ضعیف بود	همچنان از طوبیای خرم
مالیک مرتبه ای که حق تو شک	گمرا تازی اگر ضعیف بود	او بطرح حالت ضعیفی مینمود
رخنخیزد و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان کشیدند	بپسندیدند و ارکان دولت بپسندیدند	بپسندیدند و ارکان دولت بپسندیدند
مروغن نگفته باشد	عجب هنرش نهفته باشد	هر پیشه گمان میر که خاست
تکمران و سنان کس بود	عجب او هنر او سکا چیا باشد	هر تنگ کو گمان است ایجا کلاسی



ملک دست تحسیر مردان گرفت و گفت قطعه شیرینک این جوان که گماری

بادشاہ نے ماتہ افسوس کر نیکیا بیچ دانقین کے لیا اور کہا

تا که تربیت نشود ای حکیم کس + مال آن که لطافت طبعش خلل نیست + در عالم

ما اهل بیت است که در این عالم با شما میمانیم و با شما میمانیم و با شما میمانیم

... و ...

لا اله الا الله محمد رسول الله

لا اله الا الله محمد رسول الله

ملکوتی بادران کرون چنانست که بد کرون بجای دیگر و ان حکایت

ہماری ساری باتوں کے کرنا ایسا ہے کہ بد کرنا بھی جگہ تک مردوں کے

شک زاده زاده مرده مرده ای غلغله کف و کاس است

وہم و ہر

یہ سچا دوسرا ہے اور دنیاوی ہے اور پورا دنیاوی ہے اس کے عقل اور علم اور فہم اور ادائیگی

از اوصاف و استقامت از عهد خردی آثار نبرنی دریا صیقل پیدا فرموده با

یادہ وصف سحرگستاہا ہی زمانہ چوٹے پن سہ نشانی بڑائی کی ہیج پیشانی اوکی کو ظاہر اوپر

ترتیب بندی + بیاف شاربندی + فی الحکم مقبول نظر سلطان آمد

اوس کے کہ ہوش بندی سے چلتا تھا ستارہ بندی کا حاصل کا وقت کہ اگر انظار ماہ شاہ

حما و معنی خرمندانه گرفته اند و از آنکه میسر می آید

پس صورتی در آن بود و چون گفته آمد بخواهر پسر است به جمال

تو انگریسیب ہنر کے ہی سبب مال

از این طاعت بسیار آشنای محسوس و غیر محسوس و حسد بر دوزخ و نجاتی است که در دوزخ

یہ کہ اساتذہ عقل کے چہرہ نہایت پر سب کے بھائی برابر اور پیغمبر و سکے کو ڈرامہ لکھیے اور ساتھ ایک کتب خانہ اور

و این است که در هر دو صورت، اگر چه در هر یک از آنها،

[illegible]

و من یار و یاوران همی دوست  
با دشمنان دیو بها

خداوندی بویست و نیزه دولت خداوندی دایم ملکه

نعمتی تیری کا ادگو بیخ بنی تیری سکیا کر کہا بیچ ساز دولت صاحب کس ہمیشہ ہو بیچ ملک

[illegible]





گلستان بہار

شاید کہ لنگ خفتہ باشد + شنید ہم کہ ملکہ اودہ را دران قسرتی صفتی  
 چاہیے کہ شیر سوتا ہو  
 سنایند کہ بادشاہ اودہ کہ پنج اوس نزدیکی کرکیش منہ نہ کرکاش  
 چون لشکر از بہر طرف وی در ہم آورد و قصد مبارزت کردند اول کسیکہ میدان  
 جیبہ لشکر دون طرف ہی رہتا ہی ہن لاسے  
 اور قصد لڑائی کا کیا پہلے جو کوئی کہ میدان میں  
 در آن آن سپر بود گفت قطع آن زمین با شتم کہ رہد جنگ بینی پشت من  
 آیا در لڑکھاتا اور کہا  
 وہیں ہوں میں کن اڑائی کے  
 آں ہم کاندہ میان خاک خون بینی سری کا کہ جنگ و چون نویتر بازی میکنید  
 وہ ہوں میں کہ دیوان خاک و خون کے دیکھ لو ایک سر  
 جو شخص کہ لڑائی لڑتا ہے ساتھ خون اپنے کہ بازی کرتا ہو  
 روز میدان و اندک لہر نہ و چون لشکری + این گفت بر سپاہ دشمن و تنی چند  
 روز میدان کو دشمن کہ ہاک جاتا ہوا یہ خون لاش کے  
 یہ کہ اور اور سپاہ دشمن کے مارا اور من کتے  
 مردان کاری رکشت چون پیش پدرا ز زمین خدمت ہو سید و گفت قطع  
 مردوں کاری کو مارا  
 جنگ کا پاپ کے آیا  
 زمین خدمت کی چوٹی اور کہا  
 ایک شخص منت خیر نمود  
 تادرتی ہنر نہ پنداری  
 سپ غمیان بکار آمد  
 ایک جسم میرا جھکو بلا دکنائی دیا  
 برگز مٹائی کو ہنر نہ تے تو  
 گھوڑا وہی کہ کام آتا ہے  
 روز میدان لگا و پروا  
 آوردہ اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود و اینان نہ کو جمعی  
 کہہ ہیں کہ سپاہ دشمن کی بہت تھی اور یہ توڑی اور ایک ہا دست  
 جنگ کے یہ کہ نہ سپر نہ خیر نہ  
 گشت ایک مردان بگوشتیہا جانہ نہ نان نہ پوشتیہا سوارانرا  
 قصد ہما گئے کا کیا لڑے کہ آواز بلند آئے اور کہا اور مرد و گشتش کہ ہرگز جانہ نہ پوشتیہا سوارانرا  
 بگشتن و تھوڑا دگشتش کہ کیا لڑے کہ نہ نہ شنید ہم کہ میدان و نہ نہ دشمن طغریا  
 بسبب نہ خواہو کہ مردان نہ پوشتیہا سوارانرا  
 کہ کیا لڑے کہ نہ نہ شنید ہم کہ میدان و نہ نہ دشمن طغریا  
 پھر دشمن بہر سو سید و در کنگار گشتش ہنر و ز نظر پیش کرد تا و لیدہ پیش کرد تا  
 بہر سو سوارانرا کہ دسکی چوٹی اور گویں دیا اور ہنر و ز نظر زیادہ کرتا تو ولی عہد رہا کیا

و نہ نہ شنید ہم کہ میدان و نہ نہ دشمن طغریا  
 پھر دشمن بہر سو سید و در کنگار گشتش ہنر و ز نظر پیش کرد تا و لیدہ پیش کرد تا  
 بہر سو سوارانرا کہ دسکی چوٹی اور گویں دیا اور ہنر و ز نظر زیادہ کرتا تو ولی عہد رہا کیا  
 و نہ نہ شنید ہم کہ میدان و نہ نہ دشمن طغریا  
 پھر دشمن بہر سو سید و در کنگار گشتش ہنر و ز نظر پیش کرد تا و لیدہ پیش کرد تا  
 بہر سو سوارانرا کہ دسکی چوٹی اور گویں دیا اور ہنر و ز نظر زیادہ کرتا تو ولی عہد رہا کیا











فرود غم زبردستان بخور زینهار به بترس از زبردستی از درگاه حکایت  
 غم زبردستان کا کا خواہ مخواہ در زبردستی زمانے کے  
 پادشاہی با غلامی عجیبی کشتی نشسته بود و غلام دیگر دیر اندیدہ بودند  
 ایک بادشاہ ساتہ غلام عجیب کے کشتی کے بیٹھا تھا اور غلام نے کسی دیر کو نہ کیا تھا اور منت  
 کشتی نیاموزہ گریہ زاری در نہاد و لرزہ بر اندیش افتاد ملک اعیش از  
 نادکی بہن آزمائی تھی ردنا اور روانہ شروع کیا اور لرزہ اور بدن کا کرکڑا بادشاہ خوشی لایک  
 منقض بود کہ طبع نازک تحمل امثال این صورت نہ بند و چارہ نہ ہندگی  
 ملک ہوئی کہ طبیعت نازک بادشاہ کی بود اور ٹھناہی بات نہ کا صورت نہیں باندہ تہا اور طبع نازک  
 در ان کشتی بود ملک گفت اگر فرمان دہی من اور الطریق تھی خاموش گونم  
 بیج اوس کشتی کے تھا بادشاہ کو کہا اگر فرمان دیوے تو میں اور کو تین ایک حکمت سے چپ کر دین  
 گفت غایت لطف و کرم باشد فرمود تا غلام بدریا انداختند چند نوبت  
 کہا بادشاہ نہایت مہربانی اور پیش ہوگی فرمایا تو غلام کو بیچ دریا کی ہیک دیا اور کہے نہ  
 نحو طے خور و از ان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آور دند بدوست و سگان  
 غلطے کہا کہ بعد از ان بال او سے پڑے اور آگے کشتی کے لائے ساتہ دونوں ہاتھ کوچ دیوان  
 کشتی آوخت چون برآمد گونہ نشست و قریات ملک عجیب آمد و رسید  
 کشتی کے لکھا جو باہر آیا بیچ گوشے کے بیٹھا اور فرار پایا بادشاہ کو تعجب ہوا تو چاہا  
 کہ چہ حکمت بود گفت از اول محنت غرقہ شدن ندیدہ بود و وقدر سلامت  
 کہ حکمت کیا تھی کہا پہلے سے محنت ڈوبنے کی نہ کی تھی اور مرتبہ سلامت ناو کا  
 درانستہ و بچہن قدر غایت کسی دانکہ کہ بچہن گریہ کرید و طے ای تیر  
 بنانا اور اوس طرح مرتبہ سلامت کا و نہن جانتا ہے کہ بیچ ایک مصیبت کہ گریہ تیرا ہو ای آسودہ  
 نان جوین خوش نماید و معشوق من ست آگہ بہر و کیت اور ششستہ پوران  
 روٹی چکی اچھی نہیں دکھائی دیتی معشوق میرا ہے دیکھ نہ نزدیک تیر سے تیرا ہے عورتان کشتی

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

















1014

گفت تا قصه صیدش منجورم و از شهر تهران در پناه صوشت زندگانی نسکنم

کما جہو شمسکار او سیک کا کہنا ہوں میں اور یہی دشمنوں کو پہنچ نہاؤ دہری او سیک کے زندگان کی تہا ہو یہ

انوں کا مکمل حمایتیں دے دی و شکریہ منشی اعتراف کو می تحریر و دستخط کیا گیا

ایک بچہ سیاحی حالت اوکو کو آیا اور بچہ شکر فرشتہ اوکو کے قدم پر کیا تو گوشت میں زونگلیہ نہیں آتا ہے تو لوگوں کو

تخاصنت دراز و از نندگان محضت ستم و افتخار بطشش همچو پان بین ستم

خاصہ میں مکتول اور سب دن خلاص مند و گئے کہا جاتا ہے کہ اس کی سیاحت میں نہیں ہونے میں

اگر میل اکثرش فرود آید که میم در او قند بسوزد و نه تنها که میم حضرت سلطان

اگر سیر بر این نقش به پستانگاه گذشتن کردی

زیر بار و پاشنه کمر و حکما گفته اند از تلخ طبع و شایان بخندیدن و خون کرم

نیز با او ایضا بنویسند که هرگاه که حکیمون از کما حقاً بنویسند که طبیعت با او بنویسند که بنویسند

برخیزد و گردت بدرخت و درخت بر سرش ایستد و در میانست و میان میان

مؤید و مؤیدین خود در وقت ایگانی دینو خواستند و بیرون آمدند که از پیش طبعی است که این سرشت را بر او نهادند

و میرزا حسین بیاض و قار + بازی طرف نیدرمان بگذر حکایت که

وای دانشمند و عظیم‌تر از آنست که داد و درخت که یازدهای او خوش طبعی هم نشینون کو خوش

فِيهَا شَكَايَةُ وَرُكَّانِ سَاعِدِ نِزْوَنٍ وَرُكَّانِ كِفَافِ اَنْكُفِ اَصْرٍ عَالٍ سَاعِدِ

زندیک میری لایا که روزی تهری که تا به بنین او بود که گمرا

رفاقتی آرم و بار و دم آید که قلمی دیگر نقل کند یا نصرت کند زندگانی کند کسی را

چهار فاعل که نیستن اما مفعول اول که گشته بهر دو اول سر که آنکه طرف ولایت دوسری که در کوه و درختان و بهر صورت که در

و این اطلاع باشد ملت اسر گسسته خفت گسسته نیست گسسته نیست

[illegible]

آنکه در و کسر نگریست و باز از شهادت اعدای او بگریخت و در مقام ارم و بخت

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰











برقرار میدارد و حاکم ابن سخن اعظم عسپدید و اسباب معاش این فرموده با باز  
 برقرار شد و حاکم فراس بات کوبت پسند کرد و اسباب نگرانی کرد و کارهای او بهر او پدید  
 ماضی میآورد و در مونت یا م تعطیل و فاکند شکرت نعمت بگفتیم و فرموده است بهر سید  
 کند و هو و کو و چو و کسین و درین یکجا بود و کسین شکرت نعمت کا که این فرموده است کی چه بگوید  
 و در خبرات بخوانم و گفتیم و طوطی که قلمه جاشد و دریا عبید و در خلق بدیش  
 او و در دیر یکجا میآورد و کما میبندد جو که بهر عظم قلمه حاجت کا و او شرون دگر جات و این کو که  
 و سنگ تر از گل اشال با یکدیگر و بهر یک پیش نه در درخت بی برگ حکایت ملک  
 کو و شو و جگر و داشت هم السیر و کو که چای و کز کس لیکو که کو که نین تا بهی و در دیر و بیل کو که تر  
 گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم بر کشا و او سخاوت بدو و بهر سید بی رغبت  
 مال بهت با پسر میراث پایا و او به بخشش کا کولا و او انصاف سخاوت کا و او نعمت بهر سید  
 رعیت بخت و طوطی نیا سپاسم از طبله عود و آتش نه که چو آن عبیر و بهر سید  
 رعیت و بخشش کی نه آسوده بود و دماغ و عود و کز او برگ که نازد عبیر که خوش بود و کو  
 بادت بخشندگی کن و کرد و ناتمانه و نشانی نر وید و یکی از حبسهای بی تدبیر  
 چای و جگر و بخشش کرد و او کو که پیشان نگر و کا تو نه جگر کا یک زمینش و این بر سید  
 آغاز کرد و کو که بیک شمشیر مر این نعمت اسبی انداخته و در برای مصلحتی نهاده و ازین  
 شروع کی که بادشاهان اکنون و خاص که اس نعمت کوسات کو بخشش کو که این و او بهر سید  
 کو که این که و قضا و پیش است و دشمنان از پسینا بد که بوقت حاجت فرموده و بدی با  
 کو که این که که مدین آس و این او دشمن پیچیده و چای که بوقت حاجت کو که این و او بهر سید  
 اگر گنجی کنی بر جامیان بخش و برسد هر که خدای را بر بخشد و چنانستانی از هر یک  
 اگر یک گنج کرد و او بهر رعیت و بخشش و بهر سید که هر یک حاجت که ستمین و طاعت  
 که کرد و آید ترا هر روز گنجی به ملک او و وی ازین سخن در هم آورد و فرموده است  
 که اگر با هو و تو هر روز خزانه به بادشاهان و وی ازین سخنان با ستم در هم میآورد و موافق طبیعت بود که

فرموده است که درین  
 است که این وقت بهر سید  
 ستم و در این وقت بهر سید  
 نیا و کسین و درین یکجا  
 لیکو که کو که نین تا بهی  
 و در خبرات بخوانم و  
 او و در دیر یکجا میآورد  
 و سنگ تر از گل اشال با  
 کو و شو و جگر و داشت  
 گنج فراوان از پدر میراث  
 مال بهت با پسر میراث پایا  
 رعیت بخت و طوطی نیا  
 رعیت و بخشش کی نه  
 بادت بخشندگی کن و کرد  
 چای و جگر و بخشش کرد  
 آغاز کرد و کو که بیک  
 شروع کی که بادشاهان  
 کو که این که که مدین آس  
 اگر گنجی کنی بر جامیان  
 اگر یک گنج کرد و او بهر  
 که کرد و آید ترا هر  
 که اگر با هو و تو هر روز















و حکما گفته اند مشنوی اگر گزندت رسد ز خلق مرغ، که زیادت رسد ز خلق مرغ

اور یہ ایمان لکھا ہے جو آواز کجگو بہوئے خلق سے مت نرج کر کہ نہ جنت بہوئے خلق سے نہ نرج

از خداوان خلاف شهنش بدست که دل هر دو تصرف اوست و گریه تیراز

خدا سے جان خلافت دشمن دوست کو کہ دلی و نون کو اج احیاء او سکے کر ہے اگر چہ تیر

کمان ہمیکند و از کماندار بنید اعلیٰ خود حکایت کی را از کمانک و عرشند کی

کمان سے گرتا ہے کماندار سو دیکھتا ہے صاحبِ قتل  
ایک کو بادشاہوں کے بیٹے شہینہ کہ سنا

متعلقان می کیفیت که مرسوم فلان خرید انکه مهت مضاعف کنید که لازم و درگاه است

علاقہ داروان کہ گستاخا کہ میناں کہ فکے تین جینا کہ ہے  
دو چند کرد کہ فوکر کہ درگاہ کا ہے

وقتی که در این کتب خود نگاه کنی و در این کتب مشغول باشی و در این کتب مشغول باشی و در این کتب مشغول باشی

دنگاه کهنه والا حکم کار و دو سه تنه کار سانه بازی اور بازی که مشغول اند و هر چه از کار و خدمت که میخواهند که حاصل

فراوان و خوش از نهانش بر آید و سببندیش که در کتب گفت ما از نهانها

برایا بود چسب او که در کباب و گوشت و مرغ و ماهی و حبوبات و سبزیجات و میوه ها و نان و خردل و سرکه و روغن و نمک و فلفل و زردچوبه و گلاب و گلرنگ و بوی گل و بوی مشک و بوی صندل و بوی بنفشه و بوی یاس و بوی ریحان و بوی نعناع و بوی پونه و بوی اسفند و بوی دارچین و بوی جوز هندی و بوی سیاه دانه و بوی سفید دانه و بوی کنجد و بوی تخم کدو و بوی تخم کدو و بوی تخم کدو و بوی تخم کدو

در اینجا این مثال دارد فرو و باید اگر آید که این نیست شایع و سوم سرانجام در و

ایسی بڑے کے ہی مثال کہتے ہیں

ند بطفت نگاه قطعه تهرسی و قبول فرماست بزرگ فرمان و علم

مزارعی حج قبول کرنے حکم ہے۔ چوترا حکم کاروائہ کہلا لیا لایے نمیبیہ کاسے

که سیاهی راستان در سر خدمت آبرستان و حکایت ظالم را حکایت کننده

دینی پیشانی جو کئی رکتاب ہے سہروردت کا اور جو کٹھے رکتاب ہو  
ایک ناکہ کو تین نقل کرتے ہیں

نیزم در ایشان خریدی مبین تو اگر اندادی طرح صاحبی زد گذر کرد و گفت

فی حق و ان کی دنیا سائے ظلم کے اور روئے منہ نہ کر تینوں کو تیس سالہ گروانِ نصیحت کو کہ کیا صاحبِ جانے اور پورے کو گزر گیا اور کہا

تا ای که بر کوا به بینی زنی + یابویم که بر کاشینی کنی قطعه ویت ازش مهر و

سانپو کو کہ جس کی تیلین کی تیر تو مارو یا اکو کہ جس کی تیر تو کو مارو زور تیرا جو گے جاتے





پیش ملک کنیزگار گفته بود که استاد در امتی که بر دست از روی بزرگوشت و  
 که بادشاه اوس مانے که کما تھا کہ استاد کو تین روز بزرگی کا اور پیر سے ہزاروی بزرگی کے سہ اور  
 حق تربیت و گرنہ بقوت از و کسرت نیست و چہ صنعت یا اور ہرچہ ملک را این سخن ہوا آمد  
 حق پرورش کر نیکو گر دستان توت و اس کسرت نہیں ہوں کی اور ساتھ پیشہ کو اس برابر نہیں بادشاہ کہ بہت کئی  
 فرمود و مصادرت کنند مقامی تیب کہ روند و کان لست عیا حضرت زور آور  
 دو مایا تو لڑا کرین ایک مقام درست کیا اور ہوا روشتہ اور ہوا در گاہ کے اور زور آور  
 کروئی میں جاضر شد پس چون چل پست آمد بصدیق کہ اگر کوہ وین کوہ از جایی بر کند  
 روی زمین کو حاضر ہو کر کما تہد ہنوی مست کو ایسا نہ اوس بزرگا اگر بپاڑ دیت کا ہوتا جگہ سے او کما تہا  
 او ستاد و مست کہ جو ان بقوت از و بر پست بدان بند غریب کہ از وی نہمان شستہ بود  
 استاد نے جانکہ جو ان ساتھ توت کے اوس سے زیادہ ہر ساتھ او لڑا نہا و کہ کہ اوس پوشیدہ رکھا تھا  
 باوی ورا و نخت پس دفع آن نہ پست و بہم بر آمد استاد و ز زمینش بدو پست بالائی سرور  
 ساتھ دے کے او لہا لڑ کے نہا و ادا کا نہ جانا او گریزا استاد زمین جو او سکے ساتھ دونوں ہاتھ کے او پر سر کے لگیایا  
 و نیز زمین غرور از خلق بر جاست ملک فرمود استا و خلعت و نعمت او پس سر را ز جگر  
 اور او پر زمین کے ارا شور غلی سے او تھا بادشاہ فرمایا استاد کو تین خلعت و نعمت یا پس لڑو کہ تین چکر کنا  
 فرمود و ملامت کر کہ با پر و زندہ خویش مقابلت کر دی پس بفرست اسی بادشاہ روی  
 فرمایا اور ملامت کی کہ ساتھ تربیت کرے و الوان کے بہاری کی نوے اور غالب ہوا کہ کما ای بادشاہ زرد زچہ کے  
 بزور آوری بر سر تن و نیافت بلکہ مرا از علم کشتی قتیقہ مانده بود و ہمہ عمر از منور و بیغ سید را  
 ساتھ زور آوری کو او پر سر غار ہو بلکہ بر تین علم کشتی سے ایک یا یکی ہی تھی اور تمام عمر مجھے افسوس کہتا تھا  
 اور زور بدان قتیقہ بر من غالب آگ گفت از بھر چوین و بی نگہ سید شتم کہ زیر کان گفته اند  
 بیک روز ساتھ اوس یا یکی کے او پر سر غالب آگاہا دے اسی روز کو نگاہ کرتا تھا میں کہ وہا یوں نے کہا ہی  
 نہ دست اچنان صحت بد کہ اگر دشمنی کند تو اندیشہ کہ کہ گفت آنکہ از رور و وہ خویش  
 دست کو تین اپنی توت مست دے کہ جو دشمنی کرے زور دست جو نہیں ہوا تو نے کہ کیا کما او کو کہا ہی ہوا ہی سے

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تنهائی بکن گفت آن  
بادشاه کے تین کننا فقیر کا معتبر آیا کہا مجھے ایک آرزو کہ کہا وہ  
ہمیں خواہم کہ دیگر بارہ رحمت منہ ہی گفت مرا ندی گفت بیت دریا کیوں  
جاہن آباد ہوئیں کہ دوسری بار پنج مجھے نہ سے تو کہا میری تین ایک نصبت دی کہا پہچان کر اب  
کہ قسمت بہت بہت کہین و کثرت ملک میری دوست بہت حکایت کی از  
دولت سپہن ہاتھ کے کہ یہ دولت ملک جانا ہے ہاتھوں ہاتھ ایک  
وزیر پیش زوال کثرت مہر کی فت بہت فرست کہ فرزند شہنشاہت سلطان شہنشاہ  
وزیرین سے آگے زوال کثرت مہر کے گیا اور دعا چاری کہ دن و رات ہر خدمت بادشاہ کو فرست  
ہمیشہ و بخیر شہنشاہ امیدوار و از حق و عفو تیش تر سائن و العنوں کہ بہت گفت کہ من جہا  
رہنما ہوئی و در سائے خیر و سکی کے امیدوار و از عذاب او کہ سو فرزند زوال کثرت مہر دیا او کہا اگر میں خدا سے  
عز و جل را چاہتا ہوں کہ تو سلطان را از جایہ حق و عفو تیش بود قطعہ کہ توبہ ہی امید  
عز و جل کے تین ایسی عبادت کرتا ہوں کہ تو بادشاہ کو تین گروہ صدیقوں کو تہا میں جو توبہ کی آرزو  
راحت شہنشاہ + پائی لوش ہر فلک کو ہی + کہ وزیر از خدا تہر سیدی + ہچان کہ  
خوشی اور ہر کی پاؤں فقیر کا اور آسمان کے ہوتا جو وزیر خدا سے ہوتا  
ملک کثرت دی حکایت بادشاہی کثرت بیگناہی اشارت کہ گفت ایک ایک  
بادشاہ سے فرست ہوتا ایک بادشاہ کو واسطے مارا ایک بیگناہ کہ اشارت کیا کہا سے بادشاہ  
موجب خشمی کہ تر بر من بہت آزار خود و مجھ کی اور عفو تیش ہر من بیگناہی ہر آید و نہ آید  
سبب ہر خشم کا کہ تر سے تین اور ہر ہر آزار ہا بہت و نہ ہند کہ عذاب او ہر ہر آید ہر من کہ جہا بیگناہ گناہ  
بر تو جہا وید با ند قطعہ و در ان بقا ہو با و صحر ا کہ کثرت + تخی و خوشی و رشت  
اور تر سے ہمیشہ رہا زندہ زندگی کا ماند ہوا چکل کے گناہ کہ اور خوشی اور ہر ہر  
وزیر کا کثرت + پنداشت شہنشاہ کہ جہا ہر من کہ و و کہ ہر دن او جہا وید ہر ہر کثرت  
اور اچا گناہ ہا اظہار کے کہ ظلم اور ہر ہر سے کیا گناہ کہ ہر دن او جہا وید ہر ہر کثرت

ملک از من تنهائی بکن گفت آن  
بادشاه کے تین کننا فقیر کا معتبر آیا  
کہا مجھے ایک آرزو کہ کہا وہ  
ہمیں خواہم کہ دیگر بارہ رحمت منہ ہی  
گفت مرا ندی گفت بیت دریا کیوں  
جاہن آباد ہوئیں کہ دوسری بار پنج  
مجھے نہ سے تو کہا میری تین ایک نصبت  
دی کہا پہچان کر اب کہ قسمت بہت بہت  
کہین و کثرت ملک میری دوست بہت  
حکایت کی از دولت سپہن ہاتھ کے  
کہ یہ دولت ملک جانا ہے ہاتھوں ہاتھ  
ایک وزیر پیش زوال کثرت مہر کی  
فت بہت فرست کہ فرزند شہنشاہت  
سلطان شہنشاہ وزیرین سے آگے  
زوال کثرت مہر کے گیا اور دعا چاری  
کہ دن و رات ہر خدمت بادشاہ کو  
فرست ہمیشہ و بخیر شہنشاہ امیدوار  
و از حق و عفو تیش تر سائن و  
العنوں کہ بہت گفت کہ من جہا  
رہنما ہوئی و در سائے خیر و سکی  
کے امیدوار و از عذاب او کہ سو  
فرزند زوال کثرت مہر دیا او کہا  
اگر میں خدا سے عز و جل را چاہتا  
ہوں کہ تو سلطان را از جایہ حق  
و عفو تیش بود قطعہ کہ توبہ ہی  
امید عز و جل کے تین ایسی عبادت  
کرتا ہوں کہ تو بادشاہ کو تین  
گروہ صدیقوں کو تہا میں جو توبہ  
کی آرزو راحت شہنشاہ + پائی  
لوش ہر فلک کو ہی + کہ وزیر از  
خدا تہر سیدی + ہچان کہ خوشی  
اور ہر کی پاؤں فقیر کا اور آسمان  
کے ہوتا جو وزیر خدا سے ہوتا  
ملک کثرت دی حکایت بادشاہی  
کثرت بیگناہی اشارت کہ گفت ایک  
ایک بادشاہ سے فرست ہوتا ایک  
بادشاہ کو واسطے مارا ایک بیگناہ  
کہ اشارت کیا کہا سے بادشاہ  
موجب خشمی کہ تر بر من بہت  
آزار خود و مجھ کی اور عفو تیش  
ہر من بیگناہی ہر آید و نہ آید  
سبب ہر خشم کا کہ تر سے تین اور  
ہر ہر آزار ہا بہت و نہ ہند کہ  
عذاب او ہر ہر آید ہر من کہ جہا  
بیگناہ گناہ بر تو جہا وید با  
ند قطعہ و در ان بقا ہو با و  
صحر ا کہ کثرت + تخی و خوشی  
و رشت اور تر سے ہمیشہ رہا  
زندہ زندگی کا ماند ہوا چکل  
کے گناہ کہ اور خوشی اور ہر  
ہر وزیر کا کثرت + پنداشت  
شہنشاہ کہ جہا ہر من کہ و و  
کہ ہر دن او جہا وید ہر ہر  
کثرت اور اچا گناہ ہا اظہار  
کے کہ ظلم اور ہر ہر سے کیا  
گناہ کہ ہر دن او جہا وید ہر  
ہر کثرت

ملک انصیحت او سو نمودند و از سر خوان و بر خاست حکایت وزیر ای نوشیر  
 با دوازده که بنین نصیحت او یکی فائده دندانی او در خیال خون یک سو در گذرا وزیر نوشیر و آن  
 در چرخ از مصالح مملکت اندیشه همیکو و دیگر از ایشان که گویند را می نه بود و ملک هر  
 پنج یک کام سخت که مصلحتون دشاری کی اندیشه که تو به خود بر آید نبود و در سر طرح این که بر تانها و در  
 تدبیری اندیشه کرد و بر چرخ را می ملک اختیار آمد و بر آن نهانش گفتند برای ملک راه  
 بهی که به بر اندیشه کی بر چرخ بر تین تدبیر پادشاه کی اختیار آئی در برین پنج پوشیدی که او را که تدبیر پادشاه نه  
 فرستیدی بر چرخ چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کار معلوم نیست و ای حکیمان  
 زیاده تو یک نفر تو را بر فکر تو جای چون که اما موافق او بود که کار کار معلوم نهین بر او تدبیر سهون کی تا  
 مشیبت که صواب یکد خطا پس موافقت را که اولیست تا اگر خلاص آید  
 اراده آئی که در دست او یک جاک جاک پس افق هونا تدبیر پادشاه کی معتبر باد و هر اسطوخودوس درستی که آید  
 بعلت بیعت از ده حاجت امین باشم که گفته اند مضمونی خلاص را می سلطان  
 بسند بعد ای که گوئی که غصه که نما و سکه سوید و مونا کاین که کما می  
 جستن بخونیش باشد و شستن اگر خود وزیر گوید شستن آب بپاشد اینک و در  
 پنج خون آنکه بود و یانه و هونا اگر جان یک که گویند که اگر آب چای که بناید بر آب چانه او را  
 حکایت شایسته می گویند با قافله حجاز رسته آمد و چون بود که از حج می آید  
 را که کار دگر کسی بود یعنی اولاد علی می و او رسات فافله که میگوید که شتر که آید این خطا بر یکا که حج می آید  
 و قضیه که میگوید ملک بر تو عجمی کرد که و گفتی شستن و او که آمد که بر تو و از شش یکد این  
 او را که قصیده چای که پادشاه که لیکار او دعوی کیا که او که کما بود و سکو می و تقطیع کی او شستن بهت و آن  
 یا یکی از بد ما حضرت پادشاه در آن سال از سفر و یا آمد بود و گفت هر پنج را عید صبحی و بعد  
 تو ای که شش خون در نگاه پادشاه که که که در آن سال که سفر دیا آید تا کما پیش او که من عید بهت و آن که  
 و میم معلوم که حاجی شست گیر می گفت هر پنج را ششم و پدرش نصرانی بود و ملاطیه بد نشنا  
 و یکا که معلوم بود که حاجی نهین بود و در آن کما پیش او که من عید بهت و آن که من عید بهت و آن که

ملک انصیحت او سو نمودند و از سر خوان و بر خاست حکایت وزیر ای نوشیر  
 با دوازده که بنین نصیحت او یکی فائده دندانی او در خیال خون یک سو در گذرا وزیر نوشیر و آن  
 در چرخ از مصالح مملکت اندیشه همیکو و دیگر از ایشان که گویند را می نه بود و ملک هر  
 پنج یک کام سخت که مصلحتون دشاری کی اندیشه که تو به خود بر آید نبود و در سر طرح این که بر تانها و در  
 تدبیری اندیشه کرد و بر چرخ را می ملک اختیار آمد و بر آن نهانش گفتند برای ملک راه  
 بهی که به بر اندیشه کی بر چرخ بر تین تدبیر پادشاه کی اختیار آئی در برین پنج پوشیدی که او را که تدبیر پادشاه نه  
 فرستیدی بر چرخ چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کار معلوم نیست و ای حکیمان  
 زیاده تو یک نفر تو را بر فکر تو جای چون که اما موافق او بود که کار کار معلوم نهین بر او تدبیر سهون کی تا  
 مشیبت که صواب یکد خطا پس موافقت را که اولیست تا اگر خلاص آید  
 اراده آئی که در دست او یک جاک جاک پس افق هونا تدبیر پادشاه کی معتبر باد و هر اسطوخودوس درستی که آید  
 بعلت بیعت از ده حاجت امین باشم که گفته اند مضمونی خلاص را می سلطان  
 بسند بعد ای که گوئی که غصه که نما و سکه سوید و مونا کاین که کما می  
 جستن بخونیش باشد و شستن اگر خود وزیر گوید شستن آب بپاشد اینک و در  
 پنج خون آنکه بود و یانه و هونا اگر جان یک که گویند که اگر آب چای که بناید بر آب چانه او را  
 حکایت شایسته می گویند با قافله حجاز رسته آمد و چون بود که از حج می آید  
 را که کار دگر کسی بود یعنی اولاد علی می و او رسات فافله که میگوید که شتر که آید این خطا بر یکا که حج می آید  
 و قضیه که میگوید ملک بر تو عجمی کرد که و گفتی شستن و او که آمد که بر تو و از شش یکد این  
 او را که قصیده چای که پادشاه که لیکار او دعوی کیا که او که کما بود و سکو می و تقطیع کی او شستن بهت و آن  
 یا یکی از بد ما حضرت پادشاه در آن سال از سفر و یا آمد بود و گفت هر پنج را عید صبحی و بعد  
 تو ای که شش خون در نگاه پادشاه که که که در آن سال که سفر دیا آید تا کما پیش او که من عید بهت و آن که  
 و میم معلوم که حاجی شست گیر می گفت هر پنج را ششم و پدرش نصرانی بود و ملاطیه بد نشنا  
 و یکا که معلوم بود که حاجی نهین بود و در آن کما پیش او که من عید بهت و آن که من عید بهت و آن که



بلی مرد آنکس است از روی تحقیق که چون خشم آید پیش باطل نگوید حکایت  
 پنج مورد در شخص روزی تحقیق سے کہ جو شخص آوے او کو بیرون نہ کے  
 باطلان نفع نریگان بکشتی نشسته بودم زور قی و در پی ما غرق شد و برادر بگردان  
 سانه یک گره بنگین کوچ یک کتا و کشتی با من کشتی یکی بچہ جاری و دبی و دہائی پنج ایک ہنر کے  
 و رافقا و ندکی از نریگان گفت علاج را کہ گیر اوج و روزی کہ بہ کی بچہ و نیک  
 پشہ ایک سہ ہنگون سے کہ علاج کے تیس کہ در از ہر ہنگون کے تین کہ بعض ہر ایک کو خواہ ہنگون  
 بہ ہم علاج و آب فست تابی را بر ہر ہنگون و یک ہنگون کہ گفتم بقیت عمرش نماز  
 روزگاری علاج بچہ پانی کو گیا تو ایک کتا پشہ را بہ و در ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 ازین سبب کہ رفتن اقامت کر دی و در ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 اس سبب پنج لینے او کہ گشتی کی تو از ہر پنج و اس کے ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 یقین سے قدمی گیر بہت گفتم آن چہیت گفت میل غلط من بہا پشہ این گنا  
 یقین ہے اور ایک سبب در سرت کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 بود کہ رفتی و بہا پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 شہ کہ ایک وقت پنج ایک ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 بودم در طبعی گفتم صدق اللہ تعالیٰ من حرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہا میں پنج لاک ہوا کہ گشتی کی تو از ہر پنج و اس کے ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 قطعہ تا توانی درون کس ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 جبکہ کہ تو دل کسی کار ستا کہ ہر ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 کہ تر نیز کار ہا باشد حکایت دو برادر ملی خدمت سلطان کر دی دیگر  
 کہ تر تین ہی کام ہوں دو ہائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا سادہ کوش  
 باز و خوری باری این توانا کہ گفت در پیش را کہ چہ خدمت کنی تا از شہ  
 بازو سے کہ آتا کہ رہا ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی

بلی مرد آنکس است از روی تحقیق کہ چون خشم آید پیش باطل نگوید حکایت  
 پنج مورد در شخص روزی تحقیق سے کہ جو شخص آوے او کو بیرون نہ کے  
 باطلان نفع نریگان بکشتی نشسته بودم زور قی و در پی ما غرق شد و برادر بگردان  
 سانه یک گره بنگین کوچ یک کتا و کشتی با من کشتی یکی بچہ جاری و دبی و دہائی پنج ایک ہنر کے  
 و رافقا و ندکی از نریگان گفت علاج را کہ گیر اوج و روزی کہ بہ کی بچہ و نیک  
 پشہ ایک سہ ہنگون سے کہ علاج کے تیس کہ در از ہر ہنگون کے تین کہ بعض ہر ایک کو خواہ ہنگون  
 بہ ہم علاج و آب فست تابی را بر ہر ہنگون و یک ہنگون کہ گفتم بقیت عمرش نماز  
 روزگاری علاج بچہ پانی کو گیا تو ایک کتا پشہ را بہ و در ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 ازین سبب کہ رفتن اقامت کر دی و در ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 اس سبب پنج لینے او کہ گشتی کی تو از ہر پنج و اس کے ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 یقین سے قدمی گیر بہت گفتم آن چہیت گفت میل غلط من بہا پشہ این گنا  
 یقین ہے اور ایک سبب در سرت کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 بود کہ رفتی و بہا پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 شہ کہ ایک وقت پنج ایک ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 بودم در طبعی گفتم صدق اللہ تعالیٰ من حرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نہا میں پنج لاک ہوا کہ گشتی کی تو از ہر پنج و اس کے ہر لاک ہوا کہ پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 قطعہ تا توانی درون کس ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 جبکہ کہ تو دل کسی کار ستا کہ ہر ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی  
 کہ تر نیز کار ہا باشد حکایت دو برادر ملی خدمت سلطان کر دی دیگر  
 کہ تر تین ہی کام ہوں دو ہائی ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا سادہ کوش  
 باز و خوری باری این توانا کہ گفت در پیش را کہ چہ خدمت کنی تا از شہ  
 بازو سے کہ آتا کہ رہا ہنگون کہ رہا ہنگون ہری و پشہ را پانی و اس کی نری قی



مشقت کار کردن بری گفت تو چرا کار کنی تا از لذت خدمت رستگاری یابی  
 مشقت کام کر دست چو راز که تو کیونام نمیدانم که تو تو خوری خدمت کی سے خلاصی پاوے تو  
 که خود مندا ان گفته اند که نان خورون شستن به که کمزترین بخدمت مستقیم  
 که دانا بولے که کسی که رفتی این کمانا او پیشینا بهتر که بچا زین پنج خدمت کی باند هینا  
 بدست آگه گفته کردن خمیر به از دست بر سینه پیش اینر قطعه عمر که را نایز  
 پنج دانه که چنانست گرم کرنا خمیر بهترانه سواد بر سینه که اگر امیر که عزیز نیست بچ که  
 صرف شد تا چه خورم صیف چه پوشم شتا ای شکم خیزه بنانی بسیار تا که کنی پیش  
 خج بوی نوکیلا که درین یابی بر کیا نه بدین جایزین ای بری است که این که گوشت است که گوشت  
 بخدمت و دنا حکایت کسی مرده پیش نوشیروان عادل برود گفت شنیدم که فلان  
 پنج خدمت کردی کسی که شخص خوشبختی اگر نوشیروان عادل که لیگیا اور که سنا پیش که فلان  
 دشمن ترا خدا تعالی شربت گفت پنج شنیدی که مرا بگذشت فخر و اگر هر عود  
 دشمن نری که تین خدام بر نواز دهنیا که با که شاتو که میرے تین چورا جو و دشمن  
 جامی شادمانی نیست که زندگانی را نیز جادوانی نیست حکایت گروهی حکما و  
 بگفته خونی کی نمین به که زندگانی جامی ہی همیشه نمین به  
 بارگاه کسی مصلحتی دشمن میگفتند و نیز چه که مترانشان بود خاموش بود و سوال  
 بارگاه نوشیروان که سنا که مصلحت است که تو او بر چه که سنا در کا شاپ شتا  
 که و دشمن که با ما درین بحث چنان سخن گوی گفت زیران بر مثال اهل انچه و بوی  
 کیا او سکو که سنا بهاری چ این گفتگو که کیون بلت نمین که سنا که و نیز پانده حکیم که و نیز او و طبعی و نمین  
 مگر به تقسیم پس چون تقسیم که راسی شاپر صوبت مراد بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد شوقی  
 مگر باری که پس جو رایتا نمین که تدبیر تعالی او بر راستی که بر سر نمین او بر سر او که بات که حکمت نمود  
 چه کاری به تقصیر من براید مراد در وی سخن گفتن نشاید و مگر نمین که تا نمین او چا  
 را که کام نمین و نیز بر سر که بر او بر سر نمین چ او که کمانا چ او و اگر دیکو نمین که اندام او که کمانا چ

کلمات ترجم  
 مشقت کار کردن بری گفت تو چرا کار کنی تا از لذت خدمت رستگاری یابی  
 مشقت کام کر دست چو راز که تو کیونام نمیدانم که تو تو خوری خدمت کی سے خلاصی پاوے تو  
 که خود مندا ان گفته اند که نان خورون شستن به که کمزترین بخدمت مستقیم  
 که دانا بولے که کسی که رفتی این کمانا او پیشینا بهتر که بچا زین پنج خدمت کی باند هینا  
 بدست آگه گفته کردن خمیر به از دست بر سینه پیش اینر قطعه عمر که را نایز  
 پنج دانه که چنانست گرم کرنا خمیر بهترانه سواد بر سینه که اگر امیر که عزیز نیست بچ که  
 صرف شد تا چه خورم صیف چه پوشم شتا ای شکم خیزه بنانی بسیار تا که کنی پیش  
 خج بوی نوکیلا که درین یابی بر کیا نه بدین جایزین ای بری است که این که گوشت است که گوشت  
 بخدمت و دنا حکایت کسی مرده پیش نوشیروان عادل برود گفت شنیدم که فلان  
 پنج خدمت کردی کسی که شخص خوشبختی اگر نوشیروان عادل که لیگیا اور که سنا پیش که فلان  
 دشمن ترا خدا تعالی شربت گفت پنج شنیدی که مرا بگذشت فخر و اگر هر عود  
 دشمن نری که تین خدام بر نواز دهنیا که با که شاتو که میرے تین چورا جو و دشمن  
 جامی شادمانی نیست که زندگانی را نیز جادوانی نیست حکایت گروهی حکما و  
 بگفته خونی کی نمین به که زندگانی جامی ہی همیشه نمین به  
 بارگاه کسی مصلحتی دشمن میگفتند و نیز چه که مترانشان بود خاموش بود و سوال  
 بارگاه نوشیروان که سنا که مصلحت است که تو او بر چه که سنا در کا شاپ شتا  
 که و دشمن که با ما درین بحث چنان سخن گوی گفت زیران بر مثال اهل انچه و بوی  
 کیا او سکو که سنا بهاری چ این گفتگو که کیون بلت نمین که سنا که و نیز پانده حکیم که و نیز او و طبعی و نمین  
 مگر به تقسیم پس چون تقسیم که راسی شاپر صوبت مراد بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد شوقی  
 مگر باری که پس جو رایتا نمین که تدبیر تعالی او بر راستی که بر سر نمین او بر سر او که بات که حکمت نمود  
 چه کاری به تقصیر من براید مراد در وی سخن گفتن نشاید و مگر نمین که تا نمین او چا  
 را که کام نمین و نیز بر سر که بر او بر سر نمین چ او که کمانا چ او و اگر دیکو نمین که اندام او که کمانا چ



























گھنٹان تیرم  
 کہ دوسرا اور ارجل کر دم گفتا بشفاعت تو حد شمع و فرنگدارم گفت اپنے فرزند  
 کیا کہین اوسکی تین چوڑا کیا کسانہ شفاعت تیری کی نذر شمع و فرنگدارم گفت اپنے فرزند  
 رہت لیکن کہ از مال وقف چیر بدو و و طش لا زم بناید کہ لفقہ کہ کیا کہ  
 تو بیج ہو لیکن جو کوئی مال ہزارت ہو ایک چیر چر او د کا شرا و اسکا لقمہ فقیرین ایک کتیا  
 ہر چہ درویشان ست وقف محتاجان ست حاکم از وی ست بد او ملا  
 چو کہ فقیروں کے تین ہر معاف محتاجوں کا ہے حاکم نے ہاتھ اوس سے اٹھایا اور ملا  
 کہ دین گفت کہ جہان تو تنگ مدہ بود کہ دزدی نکرد والا از خانہ چنین بار  
 کرنا کہ جہان اور تنگ آبات کہ چوری نہ کی نرسے لکہ گرا ہے بار کی سے  
 گفت ایچھا و نڈشیدہ کہ گفتہ اندر خانہ دوستان پرست در و شہمان کہو شیخ  
 کما ای صاحب درسہ ہونے کہ کما ہو گرد و سونکا جھاڑ اور دوازہ دشمنوں کا ست کو  
 شہر چون لسنجی در بختن بچر اندر مدہ و دشمنان پرست گرد و ستانہ پوین  
 جو چہ سخہ کر ہی نون ساتھ عاجز کہ ست دشمنوں کے تین بیخ خاطر کو ست لا اور دوسنوی  
 حکایت کی از یاد شاہان ر سار اوید گفت سبقت ان یا دمی آید گفت  
 ایک زباد شاہوں ایک فقیر کو دیکھا کہ کسی نہ بجو ہسے یاد آتا ہے کہا  
 ملی وقتیکہ خدایر افراموش سنم فر و ہر شو و آن کش زور خوش بر  
 بان جہوف کہ خدا کے تین سلطان ہوں ہر طرف دڈیا ہو کہ او کو در و نیکو کمال چلدا  
 و انرا کہ جو اندر کش و اند حکایت کی از صالحان خواب بادشاہی  
 اور اوسکے تین کہ لانا ہر طرف در و کسی کہین و لانا ایک زبکچہ نوبیخ خواب کی کیا ایک بادشاہ  
 را در بشت و پار سار اور در و رخ پر سپد کہ موجب جات سبقت و برکات  
 کہ تین بیخ بشت کر اور پر بکار کو تین بیخ در و کہ کو جا کہ ب ب ب کا گیا و ادب بہرہ فرست  
 ان کو چہ مرم بخلاف ان می پند شہزادہ کہ کہین بادشاہ پار اور درویشان  
 او کی کا کیا کہ آدمی بخلاف او کو بچا نہیں اور ان کی جیسے کہ بادشاہ سارہ غراش کر فقیر کو بچ بچا





















































و برک براریم و بقیاست بهتر انشا و الله تعالی شتوی اگر کشور خدای کامرانت  
 اور سادہ موت کی برابرین ہم اوج قیامت کے بہتر گجا با خدا برتر نہ  
 و گر درویش چاہند نالت دران ساعت کہ خواهند این آن مرد و نخواهند از  
 اور اگر فقیر چاہند روئی کا ہے بیچ اساعت کی کہ چاہینگے یہ امر وہ منو  
 جہان پیش از کفن بر و چو رخت از ملک است برست خواهی کہ لاری بہرست پادشا  
 بہان سے زیادہ کفن سیکھنا جو سباب پادشا ہی کا باند با چاہے تو فقیر بہتر ہے پادشا ہی  
 طرقتی ظاہر درویشی جائزہ رندست و موی شمرده و حقیقت آن دل زندہ  
 ظاہر فقیر کا جاہ گہٹی کا ہے اور بال موٹدی ہوئی اور حقیقت او کی دل چستا  
 و نفس مروتہ قطع نہ آنکہ بر درویشی نشیند از خلقت و کہ خلقت کنندش بجن  
 اور نفس مراد ہوا نہ وہ کہ او پر ہر روز و عجبی بیٹے خلق سے اگر جہنما کر این کو وسط لڑائی کو  
 بر خیر و کہ گز کہ وہ فرو غلطہ آسایشی نہ عارفست کہ از راہ سنگ بر خیر و طرقتی  
 اوٹے کہ چو ہنگ نچے ڈہلی ایک شہر نہ عارف ہی کہ راہ تہرے اوٹے رستہ  
 طریق درویشان کہ نیست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید  
 فقیروں کی ذکر خدا کا ہی اور شکر اور خدمت اور بندگی خدا کی اور خیرات کرنا اور کم تر ترش  
 و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتا کہ گفتہ ہم معروف حقیقت درویشت اگر  
 اور نگاہ رکھنا اسی ہر اور مانا اور برادر کرنا جو کہی نہ ان صفتوں کا کہ مایہ ترش کیا گیا پچھلے فقیر ہے اور اگر  
 در قیامت آنا ہر نہ کہ وہی نماز ہو اپرست ہو سنا کہ روز ہا لبثت اور در بندہ شہم  
 چ قبا کی ہے لیکن بیہودہ پرتو لالی نماز اور شہوت پرست اور جس کہ دنیا کو فتنہ کوچ رانق کے لادنی چاکر خوار  
 و شہما روز کند در خواب غفلت و بخور و ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان  
 اور آنگوون کر سہرچ خواب غفلت کہ ہا اور کما دی جو کہ کہ سامنے آوے اور کہے جو کہ اور زبان  
 آید رندست و اگر در عیاست و سادہ ای درویش بہر نہ از تقوی کہ نہ بر جان ہم ریادار  
 آدمی رہو ہے اور جو پہن گڑی کی ہے ای دل زانگا بریز گاری سے کہ باہر جاہد کہ کا کہی تو

فہم ان من ہر کون و وقت  
 ان زمانہ و صفت ہم درویش صفت آن کہ ہر  
 طریق راست ہی کہ از رندست لاری  
 جہان سادہ و ہر کہ و بیہودہ لاری  
 درویش مروتہ و بیہودہ لاری  
 اگر فقیر ہی کہ بیہودہ لاری  
 بلکہ عارف کسی است کہ راقی با نقص لاری  
 پیش عارفان است کہ راقی با نقص لاری  
 مصلحت مقصود نیست با آنکہ راقی با نقص لاری  
 بدعادت بیان نیز دست کشیدہ انداز لاری  
 بدوی دارد ان  
 ب  
 و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفتا کہ گفتہ ہم معروف حقیقت درویشت اگر  
 اور نگاہ رکھنا اسی ہر اور مانا اور برادر کرنا جو کہی نہ ان صفتوں کا کہ مایہ ترش کیا گیا پچھلے فقیر ہے اور اگر  
 در قیامت آنا ہر نہ کہ وہی نماز ہو اپرست ہو سنا کہ روز ہا لبثت اور در بندہ شہم  
 چ قبا کی ہے لیکن بیہودہ پرتو لالی نماز اور شہوت پرست اور جس کہ دنیا کو فتنہ کوچ رانق کے لادنی چاکر خوار  
 و شہما روز کند در خواب غفلت و بخور و ہر چہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان  
 اور آنگوون کر سہرچ خواب غفلت کہ ہا اور کما دی جو کہ کہ سامنے آوے اور کہے جو کہ اور زبان  
 آید رندست و اگر در عیاست و سادہ ای درویش بہر نہ از تقوی کہ نہ بر جان ہم ریادار  
 آدمی رہو ہے اور جو پہن گڑی کی ہے ای دل زانگا بریز گاری سے کہ باہر جاہد کہ کا کہی تو

نہ عارف ہی کہ راہ تہرے اوٹے رستہ

آدمی رہو ہے اور جو پہن گڑی کی ہے









عرب بود کسی شجره پیش وی نیاورد و معا لحتی از وی درخواست پیش میفرست  
 عرب گفتا کنونی از ما پیش آید و سکه نه لایا اورا یک علاج اوس سے بخا  
 صلی اللہ علیہ وسلم آمد و حکم کرد که مرین بنده را بسبب حاجت اصحاب خدمت مرین  
 در مورد شد کا او پرانکے اور گیکه کیا کر خاص کر اس بندہ کی زمین واسطے علاج کرنی یارون سنی که بیجا  
 و نهیت کسی التفاتی نکرد و اخذنی که بر بنده معینت بجای آورد رسول اللہ اسلام  
 چہ من شاکر کسی نی مرانی نہ کی تا و خدمت کہ او بر بندہ کی معینت پہ بجالای رسول نی او پرانکے اسلام  
 گفت طین فیض را طریقی هست کہنا اشتہا کس نشود و خورد و نهوز اشتہا باقی بود کہ  
 کما اس گردوی شترن ایکہ ہی کہ جب یک ایک بود کہ غالب کر نیانی نیست تی بہ نہ کہنا ہی او پرانکے حکم  
 از طعام بدر بند حکم کہ گفت طینت ہو چہ شترنی زین ہو شید ف شترنی سخن کہند حکم  
 کہنا کی کہ کہتے ہیں حکیم کے کما ہی ہے سبب تندرستی کا زمین مت کی جو بی اور گیا بات اوسوت کرانکے  
 آغاز بیا لکشت سوی نعمہ دراز کرنا گفتش بخل ز اید بیاز نا خوردش بجان آید  
 نزد سرع یا را ونگی کا طرف نعمہ کی دراز کرانکے او کی سی مثل ہیا ہود یا مانا کی او کی ہی ہیا جان کی او  
 لا جرم گفتش آغاز خوردش آرد بار حکایت در سیرت آرد شیر بجان آید  
 ناچار حکمت او کی ہودی کشا کا نا اوسکا تندرستی لاوی پہل  
 کہ حکیم پر پارسیدند کہ روزی چاہا طعام بایہ خوردن گفت صد دم سنگافیت کہند گفت اینچہ  
 کہ حکیم عرب کی زمین پر چکا کہ این کہ کہتہ طبع چاہو کہنا کما سردم ہرون کفایت کرانی کما فرید کہنا  
 قوت وہ کہتہ ہذا لفظہا کہ لک و قار اذ علی خیاک فانتہا ایل  
 قوت دیوی کما اسقدر اورا سیکار تی زمین اور جقدر کہ زیادہ کہنا او پر اس مقدار کہ پس تو او شامیوالا  
 یعنی اینقدر شرا پاری مییدار و وہ چہ برین زیادہ کنی حال آنی سحر خوردن ہرا کو شتر  
 یعنی اسقدر بتر زمین قائم کہ کہنا ہی اور جو کہ او پرانکے زیادہ کر نی تو او شامیوالا او کا جو تو کہنا او طریقی ہی  
 و ذکر کہ گرفت تو معتقد کہ زینش این بہ خوردن حکایت و خوردن شتر  
 اور ذکر کہتی ہے تو معتقد کہ چنا واسطے کہانی کے ہے  
 دفعہ خرمان کی ہر دو سٹے

عرب گفتا کنونی از ما پیش آید و سکه نه لایا اورا یک علاج اوس سے بخا  
 صلی اللہ علیہ وسلم آمد و حکم کرد که مرین بنده را بسبب حاجت اصحاب خدمت مرین  
 در مورد شد کا او پرانکے اور گیکه کیا کر خاص کر اس بندہ کی زمین واسطے علاج کرنی یارون سنی که بیجا  
 و نهیت کسی التفاتی نکرد و اخذنی که بر بنده معینت بجای آورد رسول اللہ اسلام  
 چہ من شاکر کسی نی مرانی نہ کی تا و خدمت کہ او بر بندہ کی معینت پہ بجالای رسول نی او پرانکے اسلام  
 گفت طین فیض را طریقی هست کہنا اشتہا کس نشود و خورد و نهوز اشتہا باقی بود کہ  
 کما اس گردوی شترن ایکہ ہی کہ جب یک ایک بود کہ غالب کر نیانی نیست تی بہ نہ کہنا ہی او پرانکے حکم  
 از طعام بدر بند حکم کہ گفت طینت ہو چہ شترنی زین ہو شید ف شترنی سخن کہند حکم  
 کہنا کی کہ کہتے ہیں حکیم کے کما ہی ہے سبب تندرستی کا زمین مت کی جو بی اور گیا بات اوسوت کرانکے  
 آغاز بیا لکشت سوی نعمہ دراز کرنا گفتش بخل ز اید بیاز نا خوردش بجان آید  
 نزد سرع یا را ونگی کا طرف نعمہ کی دراز کرانکے او کی سی مثل ہیا ہود یا مانا کی او کی ہی ہیا جان کی او  
 لا جرم گفتش آغاز خوردش آرد بار حکایت در سیرت آرد شیر بجان آید  
 ناچار حکمت او کی ہودی کشا کا نا اوسکا تندرستی لاوی پہل  
 کہ حکیم پر پارسیدند کہ روزی چاہا طعام بایہ خوردن گفت صد دم سنگافیت کہند گفت اینچہ  
 کہ حکیم عرب کی زمین پر چکا کہ این کہ کہتہ طبع چاہو کہنا کما سردم ہرون کفایت کرانی کما فرید کہنا  
 قوت وہ کہتہ ہذا لفظہا کہ لک و قار اذ علی خیاک فانتہا ایل  
 قوت دیوی کما اسقدر اورا سیکار تی زمین اور جقدر کہ زیادہ کہنا او پر اس مقدار کہ پس تو او شامیوالا  
 یعنی اینقدر شرا پاری مییدار و وہ چہ برین زیادہ کنی حال آنی سحر خوردن ہرا کو شتر  
 یعنی اسقدر بتر زمین قائم کہ کہنا ہی اور جو کہ او پرانکے زیادہ کر نی تو او شامیوالا او کا جو تو کہنا او طریقی ہی  
 و ذکر کہ گرفت تو معتقد کہ زینش این بہ خوردن حکایت و خوردن شتر  
 اور ذکر کہتی ہے تو معتقد کہ چنا واسطے کہانی کے ہے  
 دفعہ خرمان کی ہر دو سٹے



گر گلشن خوری تکلیف نریاں کن۔ در شان خشک ویر خوری گلشن لود و حکایت  
 جو گلشن سادہ گلشن کی گامادی تو نقصان کرد۔ اور جو رومی خشک ویر کو پیا و سہ تو گلشن بود و  
 رنجوری را گفتند زلت چہ میخوابد گفت آنکہ ولہم چیزی نخواہد شد چو کنوشت شکم  
 ایک بیا کو پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہے کہا کہ دل میرا کچھ نہیں چاہتا ہے مگر جویر ناہو اور و شکم  
 درو خواست بسودند از و ہمہ اسباب راست حکایت بقالی را در می چند بر صوفیان  
 اور ٹھکانا فائدہ نہ رکے تمام اسباب درست  
 ایک کچھ بھری کی تئیں درم کتنی او پر فروز  
 گر و آمدہ بود و در وسط ہر روز مطالبت کردی و خندہای باخسوت گفتی و احباب  
 قرض اتی تہی پنج شہرہ طے کے ہر روز مانگتا تھا اور باتیں ساتھ سختی کے کتا اور یاد  
 شغیت او خستہ خاطر ہی بودند و از تحمل چارہ بنود صاحب دلی در انیان گفت نفس ما  
 رنج میں انہو کی سی بچیدہ طرہ ہوتی تھی اور روایت کرنی سوجھ رہتا ایک صاحب دل بیچ اور در میان کہا نفس میں  
 وعدہ و اون بطعام آسانتر بہت کہ بقال را بدرم قطعہ ترک احسان اجہ اولی تر  
 ساتھ کمانیکی آسان زیادہ کی کچھ بھری کی تئیں بیسویس کو چوڑا احسان صاحب بڑا تیرہ تیس  
 کا حصال جغای بولایان بہ تمنای گوشت مروت کہ تقاضای زشت قصبان حکاکا  
 اور ٹھکانا ظلم رہا اون سے ہم آنرو گوشت کے مزاحمت کہ تقاضی زبان قصا اون کے سحر  
 جو آنروی را در جنگ تار جراحی رسید کسی گفت فلان باندگان نوش بارود و او اگر  
 ایک جواز کو بیج لڑائی تبار کی ایک نم ہو چا کسی نے کہا فلانا سوداگر زشتاد و رکنتہای اگر  
 بخوابی باش کہ در نہ ندر و گویند باز رگان نخل معروف بود کہ بجای نانش اندر سفر  
 مانگی تو بین کہ فوڑ نہ کی کہتے ہیں کہ سوداگر ساندہ نخل کی بیٹا شور تھا جو کچھ جگر رومی کی او سکا توڑا  
 بودی انقباب تا قیامت روز روشن کشیدی و در جہان جواز و گفت اگر دار و خواہم  
 ہوتا انقباب قیامت تک روز روشن کوئی نہ بکنتا چ جہان کے جواز رومی کی اگر درو چاہو نہیں  
 او و ویر یا نہ ہوا کہ و نہ بخت کند یا نگند باری خواستن و زہر کشند بہت حصر  
 اوس دی یا نہی اور اگر دی فائدہ کری یا نہ کرے ہر صورت مانگتا اوس زہر قاتل ہے

گلستان نغمہ دی از شہرہ طے کے ہر روز مانگتا تھا اور باتیں ساتھ سختی کے کتا اور یاد  
 شغیت او خستہ خاطر ہی بودند و از تحمل چارہ بنود صاحب دلی در انیان گفت نفس ما  
 رنج میں انہو کی سی بچیدہ طرہ ہوتی تھی اور روایت کرنی سوجھ رہتا ایک صاحب دل بیچ اور در میان کہا نفس میں  
 وعدہ و اون بطعام آسانتر بہت کہ بقال را بدرم قطعہ ترک احسان اجہ اولی تر  
 ساتھ کمانیکی آسان زیادہ کی کچھ بھری کی تئیں بیسویس کو چوڑا احسان صاحب بڑا تیرہ تیس  
 کا حصال جغای بولایان بہ تمنای گوشت مروت کہ تقاضای زشت قصبان حکاکا  
 اور ٹھکانا ظلم رہا اون سے ہم آنرو گوشت کے مزاحمت کہ تقاضی زبان قصا اون کے سحر  
 جو آنروی را در جنگ تار جراحی رسید کسی گفت فلان باندگان نوش بارود و او اگر  
 ایک جواز کو بیج لڑائی تبار کی ایک نم ہو چا کسی نے کہا فلانا سوداگر زشتاد و رکنتہای اگر  
 بخوابی باش کہ در نہ ندر و گویند باز رگان نخل معروف بود کہ بجای نانش اندر سفر  
 مانگی تو بین کہ فوڑ نہ کی کہتے ہیں کہ سوداگر ساندہ نخل کی بیٹا شور تھا جو کچھ جگر رومی کی او سکا توڑا  
 بودی انقباب تا قیامت روز روشن کشیدی و در جہان جواز و گفت اگر دار و خواہم  
 ہوتا انقباب قیامت تک روز روشن کوئی نہ بکنتا چ جہان کے جواز رومی کی اگر درو چاہو نہیں  
 او و ویر یا نہ ہوا کہ و نہ بخت کند یا نگند باری خواستن و زہر کشند بہت حصر  
 اوس دی یا نہی اور اگر دی فائدہ کری یا نہ کرے ہر صورت مانگتا اوس زہر قاتل ہے





بسیار است خوشی نمونه خرداری شمع که ترکیش آن منقش را بهتری را و گرناید کشت  
 اور توری با یکی ایک گونی اگر تار کا زیر و بالا کا در لمر کی تیر تار کی بخود کی کشید بر تار مارا  
 چند باشت چو جگر بند او ش آب زیر قادی بر پشت چنین شخصیکه بطرف از نعت  
 کب تک بهر سوزندل بند او کی دویانی پنج اور آوی اور پیر کے ایک ایسا شخص کہ ایک تیر اقریب  
 او شنیدی درین سال نعت سیکر ان شت تنگستان را سیم وزر داوی فر  
 او کی شای تونی چ س سال کی نعت بہت رکشا تا تنگستان کی نہیں جاندی اور سنا دنا اور فر  
 راسفہ نہادی گروی درویشان از جور فاقہ بطاقت ریدہ بودند آہنگ  
 و شاعران رکشا ایک کردہ فقیر کا ظلم فادہ سے پیہ طاعت کی ہو چکا تھا  
 دعوت او کردند و شورت بین آوردند سر از موافقت باز زدیم گفتم قوطہ خور  
 دعوت ایکی کا کلا اور شورت سائے لاسے سر موافقت سے پیر امین اور کما میو نہیں کما  
 شیعہ خورہ سگت گزشتی میر و اندر غارتن بیا کی و کرشکی بنہ و دست پیش سفلہ  
 شیعہ خورہ سگت کا جو خنئی مری پور غار کے نن سائے بیا کی اور بھوک کی رکشا دیا کی گئیے کے  
 مدار کہ فریادین شونو جیت و ملک بی ہمارا بھیکش سار سپر سنان شیعہ بڑا اہل  
 مت رکہ جو فریادین ہودی سادہ نعت اولک کے بی سز کی نہیں سائے پور آوی کی مت تار کر پور سنان اور پور لاور  
 لا جو رد و طلاست بر دیوار حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہست  
 لا جو رد و طلاست اور دیوار کے حاتم طائی کی نہیں کما آب سی بزرگ بہت زیادہ  
 و جہان دیدہ یا شنیدہ گفت بی روزی چل شتر قربان کردہ بودم امرای عمر  
 ہر جان کہ دیکھا جو تری یا سنا تری کما ان ایک دن چاکلیونٹ دیکھو تری میں نے فاطمہ امیر  
 را پس بلو شہ صحرانی بجا تری سر دین فتر بودم خاشکی را ویم شیعہ خا فرہ ہم آورہ  
 ہر جان کہ دیکھا جو تری یا سنا تری کما ان ایک دن چاکلیونٹ دیکھو تری میں نے فاطمہ امیر  
 گفتمش ہم جانی حاتم چر انروی کہ خاشکی بر ساطا و کرد آمدہ اند گفت و  
 کما میں اور بیکو ہما جانی حاتم کی گویوں ہر جانا ہر نو کہ ایک خلق اور پرستار خاں کی کو چھ آئی ہیں کما

اور توری با یکی ایک گونی اگر تار کا زیر و بالا کا در لمر کی تیر تار کی بخود کی کشید بر تار مارا  
 چند باشت چو جگر بند او ش آب زیر قادی بر پشت چنین شخصیکه بطرف از نعت  
 کب تک بهر سوزندل بند او کی دویانی پنج اور آوی اور پیر کے ایک ایسا شخص کہ ایک تیر اقریب  
 او شنیدی درین سال نعت سیکر ان شت تنگستان را سیم وزر داوی فر  
 او کی شای تونی چ س سال کی نعت بہت رکشا تا تنگستان کی نہیں جاندی اور سنا دنا اور فر  
 راسفہ نہادی گروی درویشان از جور فاقہ بطاقت ریدہ بودند آہنگ  
 و شاعران رکشا ایک کردہ فقیر کا ظلم فادہ سے پیہ طاعت کی ہو چکا تھا  
 دعوت او کردند و شورت بین آوردند سر از موافقت باز زدیم گفتم قوطہ خور  
 دعوت ایکی کا کلا اور شورت سائے لاسے سر موافقت سے پیر امین اور کما میو نہیں کما  
 شیعہ خورہ سگت گزشتی میر و اندر غارتن بیا کی و کرشکی بنہ و دست پیش سفلہ  
 شیعہ خورہ سگت کا جو خنئی مری پور غار کے نن سائے بیا کی اور بھوک کی رکشا دیا کی گئیے کے  
 مدار کہ فریادین شونو جیت و ملک بی ہمارا بھیکش سار سپر سنان شیعہ بڑا اہل  
 مت رکہ جو فریادین ہودی سادہ نعت اولک کے بی سز کی نہیں سائے پور آوی کی مت تار کر پور سنان اور پور لاور  
 لا جو رد و طلاست بر دیوار حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہست  
 لا جو رد و طلاست اور دیوار کے حاتم طائی کی نہیں کما آب سی بزرگ بہت زیادہ  
 و جہان دیدہ یا شنیدہ گفت بی روزی چل شتر قربان کردہ بودم امرای عمر  
 ہر جان کہ دیکھا جو تری یا سنا تری کما ان ایک دن چاکلیونٹ دیکھو تری میں نے فاطمہ امیر  
 را پس بلو شہ صحرانی بجا تری سر دین فتر بودم خاشکی را ویم شیعہ خا فرہ ہم آورہ  
 ہر جان کہ دیکھا جو تری یا سنا تری کما ان ایک دن چاکلیونٹ دیکھو تری میں نے فاطمہ امیر  
 گفتمش ہم جانی حاتم چر انروی کہ خاشکی بر ساطا و کرد آمدہ اند گفت و  
 کما میں اور بیکو ہما جانی حاتم کی گویوں ہر جانا ہر نو کہ ایک خلق اور پرستار خاں کی کو چھ آئی ہیں کما













گفت گوگرد پارسی خواہم پر دہن چین کہ شنیدم کہ قمیشتی عظیم دارد و کاہینی  
 کہا گندبک فارس کی جاہوین بجانا پنج چین کے کہ سنابن کہ نسبت بڑی رگتی سپہ اور بزرگ  
 بروم ارم و دیبای رومی ہند و پولاد ہندی بجلب و آبگینہ چلی ہمیں برد  
 پنج روم کے لاؤنہن اور کڑی روم کے پنج ہندی اور فلا ہند کا پنج شہر کے اور شہر ملک کے پنج اور  
 بانی سپار سن ازان پس ترک سفر کنم و بعد کافی نشینم اوصاف ازین بجا  
 ہن کی پنج فارس کے اوس پیچہ چوراسف کا کہ زمین اور پنج ایک کان کو پھونک لکھات اسلانی لیا  
 چندان فروگفت کہ پیش طاقت گفتش نماز گفت اسی سعدی تو ہم  
 انکا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اوسکو نہ سپہ کہا اسے سعدی تو ہی ایک بات  
 بگوئی ازان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرای غور  
 کہ اون باتوں سے کہ دیکھا ہو توئی یا سنی ہو توئی کہا میں وہ سنا ہے تو نے کہ پنج جنگل غور کے  
 بار سالاری سہتا دارشور کہ گفت چشم تنگ نیا دار را یا قناعت  
 اسباب یک سردار گریہ الدی سے کہا انکچہ یوں نیا دار کے تین یا قناعت  
 پر کند یا خاک گو رکھایت مال داری شنیدم کہ بجل اندر چنان مشور  
 بہرے یہ یا خاک قبر ایک لدار کے تین سنابن کہ پنج بھلا کے اسامند  
 بود کہ حام طانی در کرم ظاہر حالش نہجت نیا راستہ دست نفس  
 تھا کہ حام طانی پنج بخشش کے ظاہر حال اوسکا گفت دنیا سے راستہ اور کجوسی دان کی  
 جیلے بچان و روی مشکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجائی نہ او  
 ایسی پنج اوسکے قرار پڑی والی تو اس جگہ تک پہنچے کہ ایک ٹہنی کو اتارے عرض کیا کہ  
 و گریہ ابو سہرہ را بلقنہ خواستی و سکا صاحب گفت راستخوانی نہتے  
 اور بی ابو سہرہ کی سنہ سنا ایک قمی کی سوزا کرنا کہنی اصحاب گفت کی تین ایک بڑی نہ دان  
 فی الجملہ خانہ اور اکس مذہبی در کشادہ و سفرہ اور اسپرٹ در لوش بخور  
 حاصل کلام کہ اوسکی کہیں نہ لکھنا دروازہ کو اور دستہ خوان اوسکی کہ تین کھلا چہ از سفرہ آری

لکھنا چاہئے کہ یہ  
 گر کہ نصیب در جان علی ست صاحب  
 بجان فارس کی جاہوین بجانا  
 گنجی گنجی شہر کے اور شہر ملک کے  
 خانہ خانی گور کا کلام کا دوس  
 و لکھنا چاہئے کہ یہ  
 کہ پنج فارس کے اوس پیچہ چوراسف کا کہ زمین اور پنج ایک کان کو پھونک لکھات اسلانی لیا  
 چندان فروگفت کہ پیش طاقت گفتش نماز گفت اسی سعدی تو ہم  
 انکا کہ زیادہ طاقت کہنے کی اوسکو نہ سپہ کہا اسے سعدی تو ہی ایک بات  
 بگوئی ازان ہا کہ دیدہ و شنیدہ گفتم قطعہ آن شنیدستی کہ در صحرای غور  
 کہ اون باتوں سے کہ دیکھا ہو توئی یا سنی ہو توئی کہا میں وہ سنا ہے تو نے کہ پنج جنگل غور کے  
 بار سالاری سہتا دارشور کہ گفت چشم تنگ نیا دار را یا قناعت  
 اسباب یک سردار گریہ الدی سے کہا انکچہ یوں نیا دار کے تین یا قناعت  
 پر کند یا خاک گو رکھایت مال داری شنیدم کہ بجل اندر چنان مشور  
 بہرے یہ یا خاک قبر ایک لدار کے تین سنابن کہ پنج بھلا کے اسامند  
 بود کہ حام طانی در کرم ظاہر حالش نہجت نیا راستہ دست نفس  
 تھا کہ حام طانی پنج بخشش کے ظاہر حال اوسکا گفت دنیا سے راستہ اور کجوسی دان کی  
 جیلے بچان و روی مشکن تا بجائی رسید کہ نانی از دست بجائی نہ او  
 ایسی پنج اوسکے قرار پڑی والی تو اس جگہ تک پہنچے کہ ایک ٹہنی کو اتارے عرض کیا کہ  
 و گریہ ابو سہرہ را بلقنہ خواستی و سکا صاحب گفت راستخوانی نہتے  
 اور بی ابو سہرہ کی سنہ سنا ایک قمی کی سوزا کرنا کہنی اصحاب گفت کی تین ایک بڑی نہ دان  
 فی الجملہ خانہ اور اکس مذہبی در کشادہ و سفرہ اور اسپرٹ در لوش بخور  
 حاصل کلام کہ اوسکی کہیں نہ لکھنا دروازہ کو اور دستہ خوان اوسکی کہ تین کھلا چہ از سفرہ آری

مسلک رفتن تیرہ روزا چار طایف کا کہ بجا تہ سالانہ درازی باب سہوا مشہور















خویش گرسنه خسید ملک منم و ز چنین صفتها که بیان کردم ای پادشاه منزهت  
 اپنی سے ہو کا سووی بادشاہ منور کا ایسی تعریفیں کہ بیان کی ہیں نے ایسی بیچہ سفر کی محبت  
 خاطر است و عیسیٰ عیسیٰ و آنکہ از خیالی بہر است خیال باطل و جان پرورد  
 خاطر کا ہوا و باعث خوشی زندگانی کا و یہ کہ ان کے لیے نصیب سے جہاں باطل کہ جہاں میں جاوے  
 و بیک شرم نام نشان نشود و قطع ہر آنکہ از پس کتبیں آویست و فیصلہ جہت  
 و تخلص کہ گردش باک و واسطے شمشینی او کی کی او کی فیصلہ

این بجفت و پیر را اول ع کرو و مهمت خوشتر و روان شد و با خوشی پیش رفت  
 یکما اور باب کے تین رحمت کیا اور بہت جاہی اور روانہ ہوا اور دل اپنے کو کہتا تھا  
 شاعر نہرو چو چٹا شنباشد بچام بجائی رو و کش مارند نام تا برسید کبریا  
 ہر مندر نصیب او سکا شو بچ کام کی جہاں کہیں جاتی کوئی اور سکا نہ جانی نام تو پوچھا اور کیا  
 آسکیہ سنگ از صلابت او بر سنگ ہی آمد و خوشتر و شرف سناست رفت  
 بائیکہ کہ تیر صدی او سکے سے او بہتر کے آتا تھا اور شور او سکا کو سون تک جاتا تھا  
 سنگین آسکیہ مرغ آبی و روہین شو و کمترین موج آسیا سنگ ز کنارش  
 دہشت ناک وہ دریا کہ مرغ آبی پہ او کی بیکہ نہیں تھی تھی جہوئی سی لہر کی کاپہر کناری او کی سے  
 و رہ بودی گروہی مردمان را دید ہر یک بقرا خستہ و معبر لشتر خست سفر بنیم  
 بہائی تھی ایک آدمی کی تین یکساں ایک ساتھ ریزہ زری خستہ کشتی کے بیٹے ہوئے اور سہا بے گمانا  
 جو ان اوست عطا بستہ بود زبان ثنا کیش و چند انکہ زاری کو ماری اکر  
 جو ان کی تین ہاتھ خوش گمانا تاز زبان تلافی کی کہوں جتنا کناری کی دوستداری نہ کے  
 ملاح ہیرت از و خندہ برگروید و گفت شہر بی زرتواند کہ کسی پاکبوس زور  
 ملاح ہیرت اوس سے سناہنسی کے ہر اور کہا بی زمین سیکنا ہے کہ گئی او پیکر و راجہ  
 واری نہرو محتاج نہ شہر ز نداری تھو انفت پور زوریا زور و ہر و چہ  
 رکشا ہر توستہ زور کے فتحی نہیں تھو زمین کتا ہی توہ سیکہ جانا ساتھ زور کی دریا زور و س مد کا کیا  
 باشد ز یکم و ہار جو ان اول ز طعنہ ملاح ہم براد خوشتر کہ از و تم قاضی شد  
 ہودی ز یکم و کالاو جو ان کے تین ل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اس کے ایک ل کینچہ  
 کشتی سقہ بود او از او و گفت اگر بدین جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی و ز  
 کشتی گئی تھی اور ہدی اور کہا ہر ساتھ ایک جامی کے کہ کہنی ہر عین قناعت کی نہ تو افسوس  
 نیست ملاح طمع کرو کشتی باز گردانید سیت بدوز و طمع دیدہ ہر مندر و زور  
 شیر ملاح نے طمع کی کشتی بہر بہر  
 سیوی حوص دیدہ ہر مندر کی لالی

وایع باغ بر سر درخت  
 غایبان اکبر شہر حال  
 سنگ سنگین سینی خوف و ترس  
 کردن اسطاع سنگین ترس و ترس  
 سر مندر سی سنگین ترس و ترس  
 کینچہ کاف فاسی سنگین ترس و ترس  
 صلابت کر کینچہ سنگین ترس و ترس  
 سوزانی ابرار و فوج و فوج  
 اول زینہ زینہ و فوج و فوج  
 چو باندہ و فوج و فوج  
 کشتی سقہ بود او از او و گفت شہر بی زرتواند کہ کسی پاکبوس زور  
 دھشت ناک وہ دریا کہ مرغ آبی پہ او کی بیکہ نہیں تھی تھی جہوئی سی لہر کی کاپہر کناری او کی سے  
 و رہ بودی گروہی مردمان را دید ہر یک بقرا خستہ و معبر لشتر خست سفر بنیم  
 بہائی تھی ایک آدمی کی تین یکساں ایک ساتھ ریزہ زری خستہ کشتی کے بیٹے ہوئے اور سہا بے گمانا  
 جو ان اوست عطا بستہ بود زبان ثنا کیش و چند انکہ زاری کو ماری اکر  
 جو ان کی تین ہاتھ خوش گمانا تاز زبان تلافی کی کہوں جتنا کناری کی دوستداری نہ کے  
 ملاح ہیرت از و خندہ برگروید و گفت شہر بی زرتواند کہ کسی پاکبوس زور  
 ملاح ہیرت اوس سے سناہنسی کے ہر اور کہا بی زمین سیکنا ہے کہ گئی او پیکر و راجہ  
 واری نہرو محتاج نہ شہر ز نداری تھو انفت پور زوریا زور و ہر و چہ  
 رکشا ہر توستہ زور کے فتحی نہیں تھو زمین کتا ہی توہ سیکہ جانا ساتھ زور کی دریا زور و س مد کا کیا  
 باشد ز یکم و ہار جو ان اول ز طعنہ ملاح ہم براد خوشتر کہ از و تم قاضی شد  
 ہودی ز یکم و کالاو جو ان کے تین ل طعنہ ملاح سے رنجیدہ ہوا چاہا کہ اس کے ایک ل کینچہ  
 کشتی سقہ بود او از او و گفت اگر بدین جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی و ز  
 کشتی گئی تھی اور ہدی اور کہا ہر ساتھ ایک جامی کے کہ کہنی ہر عین قناعت کی نہ تو افسوس  
 نیست ملاح طمع کرو کشتی باز گردانید سیت بدوز و طمع دیدہ ہر مندر و زور  
 شیر ملاح نے طمع کی کشتی بہر بہر  
 سیوی حوص دیدہ ہر مندر کی لالی





























که صورت بیکر و فکری و مردم قریب اعلیت جاسیه و شست بختش می کشیدند  
 واسطه او که آواز بود که اکثر فاعل فاعل آدی گاژن کی سپید می شود که گستاخا بود و سکا کین می  
 و او پیش مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطیبای آن اقلیم که با او عداوتی نهانی داشت  
 از او بیت او کی که تین مصلحت نمیشد تین نوایک خطیب پیر یول و تین یک کی که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 باری پیش آمده بودش گفت مرا خوابی دیده ام خریا که گفت چو دیدی گفت  
 یکبار واسطه چه چندی آید تا او که که تری تری ایستاد یکبار پیر یول یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 چنان دیدی که آواز خوش بودی مردمان را انفاست و در راحت خطیب اند  
 ایستاد و یکبار که تری تری آواز پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 نشی پیر یول گفت این مبارک خوشبخت که دیدی که هر چه عیب خود و او را که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 نمودی و براندیشه کیا و کیا که مبارک خواب که و کیا نوای که پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 معلوم شد که آوازی ناخوش ارم و خلق از بلند خواندن من سر بخندند و هر که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 معلوم بود که آواز پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 ازین پس خطیب گویم که با سبک قطعه از صحبت دوستی امیر خرم کا خلقی که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 اس می خطیب پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 عجب پیر یول که مال پیر یول یاسمن یاد که دشمن شیخ چشم بیک تا عیب  
 عیب پیر یول که مال پیر یول یاسمن یاد که دشمن شیخ چشم بیک تا عیب  
 بمن یاد بود هر کس عیبش نگویید پیش پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 سانه میری و گستاخا پیر یول که عیب ایستاد که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 حکایت یکی در مسجد بطور بانگ زلفی با و ایستاد و از وفرت بودی  
 ایک شخص که عیب ایستاد که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 و صاحب امیری بود و حاول نکینست نمخواستش که دل زرده گرد و گفت  
 او صاحب سبک ایک میر تا حاول او یک خصلت پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند

بدرگاه پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 سبک ایک میر تا حاول او یک خصلت پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند  
 و صاحب امیری بود و حاول نکینست نمخواستش که دل زرده گرد و گفت  
 او صاحب سبک ایک میر تا حاول او یک خصلت پیر یول و یکبار که گستاخا بود و سکا کین می کشیدند

و صاحب امیری بود

و صاحب امیری بود













گفتن چنانچه من به پیش شمع آید + خیرش اندر میان جمع بکش + در شکر  
 قطعه چون گران نعل که آید + او را در میان مجلس کے بار + او را در میان مجلس کے بار  
 خنده بیت شیرین لب آتشش بگوشش حکایت یکی دوستی را بنامد  
 است این بر لب آتشش بگوشش حکایت یکی دوستی را بنامد  
 گفت بجائی که مشتاق بودم گفت مشتاق به که ملول غنوی دیر آمدی ای نگار مست  
 کما کما تا که مشتاق تا کین مشتاق بخت که بخید  
 زووت زویم و امن زو ست + معشوقه که دیر یزدید + آخر کم از آن که سینه لطیفه شاد  
 سیدی زوین و امن زو ست + معشوقه که دیر یزدید + آخر کم از آن که سینه لطیفه شاد  
 بار قیام آید بجایا کردن مده است بجا آنگاه غیبت و مضار و خیالی شبانیت با آج  
 ساه یارون که او و طوطی غم که آید بجا حکم اسات که گرفت او را و سحر و جادو و جادو و جادو  
 فی دفعه لورنی و آن جنت فی صید ناکت و طوطی و جادو و جادو و جادو  
 پس زمانه غیبت جو من بکشید + بخنده گفت که من شمع جمع می سجد و از آن که چرا  
 هست نه ما که فرموده و در هر یک که ساه بهنج که که بکین شمع مجلس که سید سید سید سید  
 خوشترین بکشید حکایت با و دارم که در ایام پیشین من دوستی چون با و دارم دوستی  
 یاد کننا هر بین که چون گلگون کوین او را یک دست مانند با و دارم دوستی  
 در پوستی صحبت و شرم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس زدی که باز آمد عتاب از کرد  
 هیچ یک دوستی صحبت که تنها بین یکبارگی اتفاق عداوت با و دارم دوستی  
 که درین وقت قاصدی نفرستاد گفت وین آدم که دیده قاصد بجا لور شون گرد و در  
 که این اسب که این صده نه سیه ترس که این اسب که این صده نه سیه ترس  
 محروم و طوطی یار و درین راه کو زبان پند مده که لور شون بکشید بکشید بکشید  
 از نصیب یار و درین راه کو زبان پند مده که لور شون بکشید بکشید بکشید

گفت خنده و شکر

گفتن چنانچه من به پیش شمع آید + خیرش اندر میان جمع بکش + در شکر  
 قطعه چون گران نعل که آید + او را در میان مجلس کے بار + او را در میان مجلس کے بار  
 خنده بیت شیرین لب آتشش بگوشش حکایت یکی دوستی را بنامد  
 است این بر لب آتشش بگوشش حکایت یکی دوستی را بنامد  
 گفت بجائی که مشتاق بودم گفت مشتاق به که ملول غنوی دیر آمدی ای نگار مست  
 کما کما تا که مشتاق تا کین مشتاق بخت که بخید  
 زووت زویم و امن زو ست + معشوقه که دیر یزدید + آخر کم از آن که سینه لطیفه شاد  
 سیدی زوین و امن زو ست + معشوقه که دیر یزدید + آخر کم از آن که سینه لطیفه شاد  
 بار قیام آید بجایا کردن مده است بجا آنگاه غیبت و مضار و خیالی شبانیت با آج  
 ساه یارون که او و طوطی غم که آید بجا حکم اسات که گرفت او را و سحر و جادو و جادو و جادو  
 فی دفعه لورنی و آن جنت فی صید ناکت و طوطی و جادو و جادو و جادو  
 پس زمانه غیبت جو من بکشید + بخنده گفت که من شمع جمع می سجد و از آن که چرا  
 هست نه ما که فرموده و در هر یک که ساه بهنج که که بکین شمع مجلس که سید سید سید سید  
 خوشترین بکشید حکایت با و دارم که در ایام پیشین من دوستی چون با و دارم دوستی  
 یاد کننا هر بین که چون گلگون کوین او را یک دست مانند با و دارم دوستی  
 در پوستی صحبت و شرم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس زدی که باز آمد عتاب از کرد  
 هیچ یک دوستی صحبت که تنها بین یکبارگی اتفاق عداوت با و دارم دوستی  
 که درین وقت قاصدی نفرستاد گفت وین آدم که دیده قاصد بجا لور شون گرد و در  
 که این اسب که این صده نه سیه ترس که این اسب که این صده نه سیه ترس  
 محروم و طوطی یار و درین راه کو زبان پند مده که لور شون بکشید بکشید بکشید  
 از نصیب یار و درین راه کو زبان پند مده که لور شون بکشید بکشید بکشید

گفت خنده و شکر

شده وزارت را بریده بر ملا افتاده و بر فراوان بر در و تحمل سکه آن کرد می ری ملطافش

کہا کہ جانا جو نہیں کہ تیری توجہ سے محبت اس مشفق کو ایک حالت نہیں ہے اور بنا محبت کی اور پرورش کی نہیں ہے۔

کے لئے یہ باتیں اس حد تک کہ تو دیکھتا ہی تو انوشیہ کیا ہیں۔ خدا و رسول کے سہل زیادہ معلوم ہوتا ہے۔

کامل پیش لری دارد و پیش در دست دیگر می آرد و آهویی با سنگ گردون

و لیسٹیں فتنہ انگیزی و بے نشاید بد و گمراہی گنہگار بد و زور و زنی از دوست گمشمار

از آن ذکر قسم استغفار نکند و دست نه بار از دست و دل نه بار از این خطا و

اوس کما بین تو میری دوست پناه دوستی دین رکنا بین گمانه اوس پیر  
 طیف مشر و خود خوانده و بر قهرم برانداود اندر حکایت غنفلان و اوجا که افند و

تبرستان کی جنگوں میں اور ہندوستان کی جنگوں میں وہ سب سے پہلے شہر ہو گیا تھا۔

این خوش خیال از بسیدرگستان تا به ریخته اسبان که اگر خلق رکست تا غرضش و از او صورت بسیار که چون در میان کمانها

تعلق از حکایت با حکایت  
سایبان آست که چو کمر خوش خفت  
که برین حال چوید ارضی با شمشیر  
دیر از جان چون جان بین کران  
مهر کسیر و شایا می نیست جز  
گفت زون خفته چون دل شود  
تعلل از شسته شود چون نیست  
چون اصل نه شود چو یاری با شمشیر  
گفت خفت نیست هست خطا که  
ای آفران کاس

[illegible]



















بازرگانان گریه فزاینده می کردند و گفتند و فریاد میفراوانید و خوانند

سہو اگر دین سے روٹنا اور رونا

پکڑا اور فریادیں کیا کرتے ہیں

گرفرض کنی و گرفتاری و دزدی و باز نسی نخواهد بود و اگر آن بیش صلح که برقرار است

گزندی کی گزاکر جو اور اگر فریاد چور نہ پھر نہ کیا  
 گزردہ فقیر نمیک کہ او پر قرار نہ سنے کے

مانده بود و تخیری و رو نیاید گفتیم که آن معلوم ترا و روزی گفت بلی سپردند و لیکن

ہر اتنا ایک تبدیلی و ترقی اس کی آئی کہ اپنے گرو حضرت مرحوم کے تئیں جو بیگانگی کا مان گئے وہ لیکن

عمر آباء الفقه خزانہ بنو کہ وقت مذاق خستہ را باشد طشت نراستین

سفر بانی سنی جهان بود که جویت مغارب سینه روی با سینه چپ با بایرین  
سفر بانی سنی جهان بود که جویت مغارب سینه روی با سینه چپ با بایرین

میرزا حسین کی دوا کی نصیحت ایسی ہی تھی چوتھو جدولی کے حسنہ ملی ہوئے

ابو جعفر و حسن بن احمد بن محمد بن علی بن ابی طالب

کچھ عرصے پہلے ہی میں نے ایک کام پر مشغول ہو گیا تھا۔ اس کام کے لیے میں نے ایک شخص کو مقرر کیا تھا۔ اس شخص نے اس کام کو بہت اچانک سے ختم کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اس کام کو ختم کرنے کے لیے اس شخص کو مقرر کیا تھا۔ اس شخص نے اس کام کو بہت اچانک سے ختم کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے اس کام کو ختم کرنے کے لیے اس شخص کو مقرر کیا تھا۔

گفتنی کہ مراد محمد جوانی با جوانی اتفاق مخالفت بود و صدق مودت تا بحال باقی گم

لہذا تو کہ میرے تئیں بیچ زمانہ جو انکی ساتھ ایک جوان کی اتفاق دوستی کا تھا اور پھر وہ دوستی تو اس جگہ تک کہ

قبلہ خیر جمہال و بودی و سوسائے عمر وصال و قلمیہ ملکہ بر آستان درگاہ بشر

قبلاً تکلمه میر کا جمال اوس کا ہو تا اور فائدہ بونجی عمر میر کا ملاقات اوس کی شہادت فرشتی اور پیر سادک و گزینہ آدمی

بکسین صورت او و زخمی بنحو او بودید بدو ستون که هر دست بعد از صحبت به

سنا یہ صورت حسن و سکی کے اور نیز ہر کے ٹھوگہ قسم سے اور نہ دوست کا کہہ کر اسے عجز اور سکھ سے دہشتی

وہی ہے جو آج کے دور میں یہ کہتا ہے کہ ہم نے اس کو اپنے لیے لیا ہے۔

که چنانچه پیوسته بودی خواهی بود و ما همی پیوسته بودی بجل عدم و در

۱۰۰

و در روزی از روزهای آنست برآمد و روزی بر سر خالست مجاورت کرم و از جمله

وردھو ان جہاں ایسا گھر دیکھ سکے سے باہر آیا اور برسوں اور پھر قریب ایک لاکھ مجبوری کی میزبانوں سے

دینیکون مال فاعل  
دینیکون مفعول اوست

[illegible][illegible]

و در دوا و متافون

انچه در دسترس است و در دسترس  
است و در دسترس است و در دسترس

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

چندین سال بعد از آنکه









نہ تو انکو پہچان سکر کو فتنہ مارم نہ تو انہم کہ پہچانم این گفت کسی چند بہ شخص حال او  
 نکلیے کرنا ساسی کسی چیز کے بلکہ سکر کاسانپ ہو نہیں نہیں سکنا ہو نہیں کہچ کر نہیں کہا اور وہی کی تین دراصل کو  
 برانگلیت و نیست یکراں برنجیت و گشتہ اندہ کہ راز در راز دوست و در و باز دوست  
 او نہایا و لغت بہت کہ ہے اور کہا ہے جس کسی کو تین پنج ترازو کو بہت زور بہ سج بازو کے ہے  
 شہر کہ زوریدہ فرو آورد و در ترازوی آہنیں دوست و فی الجملہ شی جملہ  
 جس کہینے زوریکہا سے نیچے لایا چہ ترانو کو کی دہائی ہو حاصل کام کا ایک رات کو نہایت  
 بیسہ شد و ہر دن شب شہتہ را خبر شد قاضی بہ شب شراب شراب پر شہر  
 بیسہ ہوئی اور ہی اسی رات میں کو نوال کے تین خبر ہوئی قاضی تمام شہر پر سکر اور ہون چہ نسل کو شہر  
 شہتی و برتر غم گشتی شہر گزرتو بہت اینو اند این خروس عاشق بس نکر وہ  
 نہ سوتا اور گل کتا اگر ہی رات شاید نہیں ہوتا ہی بیرغ عاشقوں نہیں نہیں کیا ہے  
 ہنوز از کنارہ بوس یکدم کہ دست فتنہ شہتہ زہتہ رہا بیدار باش تازو  
 ایک بوس سکنا سے ایک دم کہ فتنہ کانہیں سو یا ہی ہرگز جاننے والا رہ و سخا و  
 میر خروس تانشوئی زہتی آوینہ بانگ صبح یا زور سر امی تا ایک عرو کو  
 عرو پر خروس کے ہنک نہنی تو سب جو جامع سے آواز اذان صبح کی آواز نہ کہ ایک سے شہر نقار  
 لب لب جو چشم خروس ابلی ہو و ہر شہن بگفتن یہودہ خروس قاضی درینجا  
 لب اور لب کہ انداز کہ مرنگہ احمق ہو دے اوٹھا ساسا کہنے یہودہ مرنگہ قاضی چہ اسات کہ  
 بود کہ کی از خدنگاران و رآمد و گفت چہ نشینی خیر و تا پای داری گر کہ حیوان  
 تھا کہ ایک خدمت کاروں سے آیا اور کہا کیا پٹھا ہے تو اوٹھا اور جہان تک پانوں رکھتا ہو کہ  
 بر تو دنی گرفتہ اند بلکہ حق گرفتہ اند تا اگر آتش فتنہ کہ ہنوز اند کہست با جب ہر فریاد  
 ایہ ترے عیب پر ہے بلکہ بیچ کہا ہے تو گر ان فتنہ کی کہ ایک توری ہے مہا پانی نہ یہ کہ یہاں  
 سبا واکہ فروا چون بالا گیر و عالمی فراگیر و قاضی تبسم در و نظر کر و گفت حکم  
 سادہ کہ کل کو جہند ہوا پر ایک عالم کہ اسکا کوئی قاضی نہ سنا نہ ہنسی کیے ہو سکے نہ لگی اور کہا

فصل در بیان حال و سبب آمدن قاضی بہ شہر  
 قاضی بہ شہر آمد و در ترازوی آہنیں دوست و فی الجملہ شی جملہ  
 جس کہینے زوریکہا سے نیچے لایا چہ ترانو کو کی دہائی ہو حاصل کام کا ایک رات کو نہایت  
 بیسہ شد و ہر دن شب شہتہ را خبر شد قاضی بہ شب شراب شراب پر شہر  
 بیسہ ہوئی اور ہی اسی رات میں کو نوال کے تین خبر ہوئی قاضی تمام شہر پر سکر اور ہون چہ نسل کو شہر  
 شہتی و برتر غم گشتی شہر گزرتو بہت اینو اند این خروس عاشق بس نکر وہ  
 نہ سوتا اور گل کتا اگر ہی رات شاید نہیں ہوتا ہی بیرغ عاشقوں نہیں نہیں کیا ہے  
 ہنوز از کنارہ بوس یکدم کہ دست فتنہ شہتہ زہتہ رہا بیدار باش تازو  
 ایک بوس سکنا سے ایک دم کہ فتنہ کانہیں سو یا ہی ہرگز جاننے والا رہ و سخا و  
 میر خروس تانشوئی زہتی آوینہ بانگ صبح یا زور سر امی تا ایک عرو کو  
 عرو پر خروس کے ہنک نہنی تو سب جو جامع سے آواز اذان صبح کی آواز نہ کہ ایک سے شہر نقار  
 لب لب جو چشم خروس ابلی ہو و ہر شہن بگفتن یہودہ خروس قاضی درینجا  
 لب اور لب کہ انداز کہ مرنگہ احمق ہو دے اوٹھا ساسا کہنے یہودہ مرنگہ قاضی چہ اسات کہ  
 بود کہ کی از خدنگاران و رآمد و گفت چہ نشینی خیر و تا پای داری گر کہ حیوان  
 تھا کہ ایک خدمت کاروں سے آیا اور کہا کیا پٹھا ہے تو اوٹھا اور جہان تک پانوں رکھتا ہو کہ  
 بر تو دنی گرفتہ اند بلکہ حق گرفتہ اند تا اگر آتش فتنہ کہ ہنوز اند کہست با جب ہر فریاد  
 ایہ ترے عیب پر ہے بلکہ بیچ کہا ہے تو گر ان فتنہ کی کہ ایک توری ہے مہا پانی نہ یہ کہ یہاں  
 سبا واکہ فروا چون بالا گیر و عالمی فراگیر و قاضی تبسم در و نظر کر و گفت حکم  
 سادہ کہ کل کو جہند ہوا پر ایک عالم کہ اسکا کوئی قاضی نہ سنا نہ ہنسی کیے ہو سکے نہ لگی اور کہا

فصل در بیان حال و سبب آمدن قاضی بہ شہر  
 قاضی بہ شہر آمد و در ترازوی آہنیں دوست و فی الجملہ شی جملہ  
 جس کہینے زوریکہا سے نیچے لایا چہ ترانو کو کی دہائی ہو حاصل کام کا ایک رات کو نہایت  
 بیسہ شد و ہر دن شب شہتہ را خبر شد قاضی بہ شب شراب شراب پر شہر  
 بیسہ ہوئی اور ہی اسی رات میں کو نوال کے تین خبر ہوئی قاضی تمام شہر پر سکر اور ہون چہ نسل کو شہر  
 شہتی و برتر غم گشتی شہر گزرتو بہت اینو اند این خروس عاشق بس نکر وہ  
 نہ سوتا اور گل کتا اگر ہی رات شاید نہیں ہوتا ہی بیرغ عاشقوں نہیں نہیں کیا ہے  
 ہنوز از کنارہ بوس یکدم کہ دست فتنہ شہتہ زہتہ رہا بیدار باش تازو  
 ایک بوس سکنا سے ایک دم کہ فتنہ کانہیں سو یا ہی ہرگز جاننے والا رہ و سخا و  
 میر خروس تانشوئی زہتی آوینہ بانگ صبح یا زور سر امی تا ایک عرو کو  
 عرو پر خروس کے ہنک نہنی تو سب جو جامع سے آواز اذان صبح کی آواز نہ کہ ایک سے شہر نقار  
 لب لب جو چشم خروس ابلی ہو و ہر شہن بگفتن یہودہ خروس قاضی درینجا  
 لب اور لب کہ انداز کہ مرنگہ احمق ہو دے اوٹھا ساسا کہنے یہودہ مرنگہ قاضی چہ اسات کہ  
 بود کہ کی از خدنگاران و رآمد و گفت چہ نشینی خیر و تا پای داری گر کہ حیوان  
 تھا کہ ایک خدمت کاروں سے آیا اور کہا کیا پٹھا ہے تو اوٹھا اور جہان تک پانوں رکھتا ہو کہ  
 بر تو دنی گرفتہ اند بلکہ حق گرفتہ اند تا اگر آتش فتنہ کہ ہنوز اند کہست با جب ہر فریاد  
 ایہ ترے عیب پر ہے بلکہ بیچ کہا ہے تو گر ان فتنہ کی کہ ایک توری ہے مہا پانی نہ یہ کہ یہاں  
 سبا واکہ فروا چون بالا گیر و عالمی فراگیر و قاضی تبسم در و نظر کر و گفت حکم  
 سادہ کہ کل کو جہند ہوا پر ایک عالم کہ اسکا کوئی قاضی نہ سنا نہ ہنسی کیے ہو سکے نہ لگی اور کہا





کتابت ان مترجم

الشهيد من فخرها المستغفر له واليه المرجع والنزول اليك قطعته من غير

برگشته انچه خشنود به سخت نافر و جام و عقل تمام هرگز قمار مکنی مستوجبم و در پيشي  
او بر گناه که او عطا يا نصيبا ناسبا که او عقل تمام نه جو گرفتار نموده که بر نالایق بودن بین او و پيشي تو  
عفو بهتر گنا مقام به ملک گفت توبه در پيچالت که بر جزای گناه خویش اطلاع  
مطلوع کرنا بهتر کرد لا اله الا الله که او بر عمن گناه انے کے اطلاع  
يا منی سووی کند و کمیک بنفعم هر ايمانهم کسار و لا استعظم

بانی ترستند فائده کرے پس نه که دفع بخشی از کی تین جان او که جو وقت که در کما غراسا همارا  
چه سووار و زوانگه لوبه کردن که نتوانی کند انداخت بر کاخ به بلند از سپوه  
کما فائده چوری سے اوس وقت توبه کرنا که نه که تو کند و انرا او بر عمل کے بلند که میو سے  
گو کو تاه کن دست که که نه خود ندر و دست بر شاخ ترا باد و جو چنین منکری  
که کو تاه که رات که چو تاپ نهین کتابه اند او بر شاخه فکر تیر تین با جو دیو ایک عمل که

ظاهر هر قد سبیل خلاص صورت نه بنزد و این گفت که کلان عقوبت و روی او  
ظاهر و اهره اخلص هو نیکی صورت نه باندی

گفت مراد غایت سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید گفت آن چیست  
که امیری تین چ خدمت بادشاه که ایک بات باقی ہے بادشاه نے سنا اور کماہ کیا ہے کما

قطع با شین ملائکه بر سن افشانی و طمع مدار که اندو اتمم بدرم دست بگر خلاص  
ساته استین اوس رخ که او بر پیری جاوے تو لایق مت که که در من خبر که سه که تین اند اگر خلاص

مخالست زمین گنه که هر دست به بدن که که تو داری امید واری است ملک گفت  
مخال ہے اس گناه تو که میرے تین سے چا ساته اوس کم که که تو کتا هو تو امید واری ہے بادشاه کے کما

این بطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی و یکین حال عقلست و خلاص نفس  
به بطیفه نادر لایا تو او بر نکته او که کما تو نے او بر یکین حال عقل ہے او خلاص و حدیث که

برای صحت این کتاب  
منی دست از اساتید و صاحبان  
عقل و قدرت و فضل و کرم  
مطلوع کرنا بهتر کرد  
چو تاپ نهین کتابه  
ظاهر هر قد سبیل  
گفت مراد غایت  
که امیری تین چ  
قطع با شین  
مخالست زمین  
مخال ہے  
این بطیفه  
به بطیفه

چو تاپ نهین کتابه  
ظاهر هر قد سبیل  
گفت مراد غایت  
که امیری تین چ  
قطع با شین  
مخالست زمین  
مخال ہے  
این بطیفه  
به بطیفه



وگرچہ ہم از ہمہ عالم فرو نبرد اگر مجنون لیلی زندہ گشتی و حاشی عشق ازین بخت نشتی  
 ہرگز نہ عالم سے ہنڈ کر اور جو مجنون اور لیلی زندہ ہوتی بات عشق کی اس دفتر سے کہتے  
**بایں شمع و صفت پیری حکایت** باطائف و شہندان و درجائے عشق  
 باب پشما نازانی بڑا پے پین ساہ ایک گروہ فالوئے کے بیچ سجدہ عشق کے

بجی ہیکر دم کہ جوانی در آمد گفت ویرین میان کسی ہست کہ زبان پارسی دانند  
 بحث کرتا تھا میں کہ ایک جوان آیا کیا بیچ اس در میان لگوئی ہے کہ زبان پارسی کی جانتا ہو  
 غالب شارت بن کر دگر گفتش خیرست گفت پیری صد پنجہ سالہ در حالت عزت  
 اکثر اشارہ طرہ میر سے کیا کہتا ہے اسکو خیر ہے کہا ایک بڑا ڈیڑھ سو برس کا بیچ حالت جاگنی کر ہے  
 و زبان عجم چیزی ہیگو فیہ مفہوم مانیکر دو اگر بکر م رنجہ شوی فرو تابی باشد کہ صدیقی  
 اور بیچ زبان عجم کے کہہ کہتا ہے اور فہم کیا گیا جا رہے نہیں ہوتا ہے جو ساتھ کہم کہ رنجہ ہو کر تو اجرا ہو کر  
 ہمیکند چون بہالینش فرازا آدم این کیفیت قطعہ می چند گفتم ہر آرم کام  
 کرتا ہے جو اوپر سر ہانے اسکی کہتا ہیں یہ کہتا تھا ایک دم کہنے کہتا ہیں براؤ میں ساہ تھکے

ورینا کہ گرفت راہ نفس و ریخا کہ بر جوان الوان عمر و می چند خودیم گفتند پس  
 افسوس کہ ہند ہونی راہ دم کی افسوس کہ افسر خان رنگ رنگ عمر کے ایک دم کہنے کہتا ہیں اور کہا بسکہ  
 معافی این سخن زبان نبی باشا میان ہیگفتم و تعجب ہیکر دندار عمر درازو تا ہفت پانچوان  
 سنی اسبات کے ساتھ زبان عربی کو ساتھ شاسبا کے کہتا تھا میں اور تعجب کرتے تھے عمر دراز اور فسوس کا بھی  
 بر حیات دنیا گفتم چکوہہ درینا حالت گفت چو کویم قطعہ ندیدہ کہ چہ سختی ہمہ سیر  
 اور زندگی دنیا کو کہتا ہے کس طرح ہو چو اسما کے کہا کیا کہ نہیں نہیں کیا تو نہ کیا سمی ہو چو  
 کہ ازو ہانش بد میکنند و ندانی و قیاس کر کہ چہ حالش بود و ساعت کہ ازو چو  
 کہ موند اس کے سے باہر کہتا ہیں دانت قیاس کر کہ کما حال اسکا ہو کہ اس وقت میں کہ بدن  
 غر نیش بدر رو دھانچے گفتم تصور گ از خیال بد کر کہ ہم طبیعت متولی کرد ان فیہ  
 غریبہ کہ سے باہر جاتی جو جان کہتا ہے صورت باند ہما تھانماں سو باہر کہ ایچ کر تیں لے بیچے کہ تاب کہ

۱۵۵  
 زبانی گلستان  
 از بیچ کلمات عجم  
 ملک گلستان  
 شمع و صفت پیری  
 حکایت باطائف و شہندان  
 و درجائے عشق

۱۵۵  
 زبانی گلستان  
 از بیچ کلمات عجم  
 ملک گلستان  
 شمع و صفت پیری  
 حکایت باطائف و شہندان  
 و درجائے عشق

















پسران زین ناقص عقل بگدائی بر ستان فتنه حکایت یکی از فضلا تقسیم  
 بیرون دیر که ناقص عقل واسطه بیکی بکچ گانون کنگی ایک فاضلین تقسیم  
 ملکزاده همیکردنی ضربت بیجا باز دمی زجر بقیاس کردی باری پسرانی طاقتی  
 بادشاهزادیکو کرتا اور ضربی دشت تارتا اور چکرناست کرتا تا ایک بار و کا بی طاقتی  
 شکایت پیش پیر و دو جامه زن در مندر دشت پیر اول هم پاتر استیاد و  
 شکایت آگه باب کے گیا اور جاعتن در مندر سے اوٹا یا باب کے تین غصہ آیا اوستان  
 بخواند و گفت پسران رعیت انچندان جبر و انیدار کی فرزند مر اسبب چیست  
 بلایا او کسا از کون رعیت کے تین تا غصہ و انیدار کتا ہے تو کہ لڑکے جیر کی تین سبب کیا  
 گفت سبب آنکه سخن اندیشید باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن هم خلق را  
 کما سبب کہ بات اندیشہ کہ کے چاہئے کما اور حرکت پسندیدہ کہ ناسب خلق کے تین  
 علی العموم و بادشاہ از اعلیٰ مخصوص موجب آنکہ برست و زبان ایشان هر چه  
 علی العموم اور بادشاہوں کیل اور خاص کے سبب کہ او پر ہاتھ اور زبان و نون کے جو کہ  
 رفته شود ہر ائینہ بانو اہ بگویند و قول و فعل عوام الناس انچندان جباری  
 کہ جاورے حقیق ہیچ منہوں کے کہیں اور قول او فعل عوام الناس کے تین آنا اعتبار  
 نباشد و طعنه اگر صدنا پسند آید در ایشان و تحقیقش یکی از صد بدہ  
 ہوئے جو سونا پسندتا ہے فیتہ سے یا راو کے ایک سو سے نمانین  
 و گر یک بند کہ گوید بادشاہی بہ و تعلیمی با تعلیمی ساندہ پس واجب آید  
 اور جو ایک دلکش کہ بادشاہ ایک لایت سے ہیچ ایک لایت کے پنجا دین ہم واجب آید  
 معلم پادشاہزادہ اور ہندیا خلعت خداوندہ اوگان آیتھو اللہ  
 معلم پادشاہزادے کو ہیچ شایستگی خلق صاحب زادوں کے اوگا یا زکوت شایستگی  
 ہنما کما حسدا اجہا و از ان پیش کردن کہ در حق انہای عوام قطع  
 ارکانیک کوشش اوس سے زیادہ کرنا کہ ہیچ حق بیہون مام کے

کتابخانه  
 تقسیم  
 بیرون دیر  
 ملکزاده  
 بادشاهزادہ  
 شکایت  
 شکایت آگہ  
 بخواند و گفت  
 بلایا او کسا  
 گفت سبب آنکہ  
 کما سبب کہ  
 علی العموم و  
 علی العموم اور  
 رفته شود ہر  
 کہ جاورے حقیق  
 نباشد و طعنه  
 ہوئے جو سونا  
 و گر یک بند  
 اور جو ایک  
 معلم پادشاہزادہ  
 معلم پادشاہزادے  
 ہنما کما حسدا  
 ارکانیک کوشش



نرفتمی کو دکان را هیت است و نخستین از سر رفت و معلم و مین را اخلاق ملکی  
 بجای مگر کتک بین غوث استاد سپید کاسه سے باہر گیا اور معلم کو سر پرستین اخلاق فرستو گیا  
 و دیند و یو یک یک شد ند با عتلا و علم او علم فراموش کردند و چنچین اغلب اوقات  
 دیکھا دیو ایک ایک ہو سے باعتبار بردباری اوسکی کے علم ہول کے اور سیر کی اکثر اوقات  
 بہا ریحہ فراموش شد و لوح درست ناکر دہ بر سر ہم شکستندی ہیت  
 ہینے ہنچہ ہورک سیشیے اور تخی درست ملی ہوئی اور سر نہیں کے نوڑتے

استاد معلم جو پو بی آزار ہر خسرو گنگ باز کو دکان در بازار ہر بعد از دو ہفتہ بران  
 استاد علم دیوالا چو ہوا آزار چیل حینا کہین لڑکے پنج بازار کے بعد و ہفتہ کی بار پس  
 مسجد گذر و دم معلم اولین کو دیدم کہ دل خوش کروہ بودند و مقام خوش باز آورده  
 مسجد گذر کیا میں نے معلم پہلے کتین دیکھا میں نو کہ دل خوش کیا تھا اور ہر مقام اپنے کے پیر کے  
 ہر خچیدم و لا حول گفتم کہ دیگر بارہ ہمیں معلم ملائکہ حیر کردند و پیر مردی نظر لیت  
 بخیدہ ہوا میں اور لا حول کہا میں نے کہ دوسری بار ضبط کا تین معلم فرستو گا کسوی کیا ایک شب خوش لیت  
 چنانچہ دیدہ بشنیدہ بخندید و گفت مفتوی بادشاہی سپر بکتب و ادب  
 جہان دیکھے ہو کہ نہ سنا ہنسا اور کہا ایک بادشاہ نے شیلا کتب میں پہلایا

لوح سیمیش در کنار نما و بر سر لوح او نوشت بزرید جو رہتا وہ کہ ہر پیر  
 تخی چاڑی کی پنج گوہ کے رکھی اور ہر تخی اوسکی کے لکھا ساتھ شیلا علم استاد کا ہر تخی  
 حکایت بادشاہ را وہ نعمت بیکران از ترکہ عمان بدست افتاد  
 ایک بادشاہ از کو تین نعمت بہت تر کے ہچا و ن سے سے

فسق و فجور آغا ز کرد و مہذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماز از سائر معاصی  
 بدکاری اور بدکاری شروع کی اور فضول خرچی کا پیشہ لیا حاصل کلام کا تمام کتابوں  
 منکری کہ نہ کرو و مسکری کہ نہ خور و با وضو پیشہ گفتم امی فرزند فعل آپ نوشت  
 بدسک کہ کیا اور کوئی نشہ نہ کیا ایک بار بطور نصیحت کے اوسکو ہمیں نے ای سیٹے آدنی پانی جاری کیا

خبرگ کہ بکب نہ چہ  
 دراز ملکہ کو سر پرستین کا کتک لایا  
 نو سے از برای باشد دان سکڑ چلی کتک  
 و ششے در میان خطا بدست دیگران افتاد  
 اور از نذر و جانب ایشان اپنے خود را  
 انشا کرد کہ اسامی اسی اور خود را در پیران خطا  
 بجای خود از حد و مین بازاری اور پیران از شمع  
 ش فرسنگ گذر کر از شہ و فرسنگ بدست درست  
 فرسنگ گذر کر از شہ و فرسنگ بدست درست  
 نہایت کوشش و جان فانی اور اسی اوقات از گویا  
 و خوشنویس و خوش رنگ و نور و روشن

ب  
 از نذر و جانب ایشان اپنے خود را  
 انشا کرد کہ اسامی اسی اور خود را در پیران خطا  
 بجای خود از حد و مین بازاری اور پیران از شمع  
 ش فرسنگ گذر کر از شہ و فرسنگ بدست درست  
 فرسنگ گذر کر از شہ و فرسنگ بدست درست  
 نہایت کوشش و جان فانی اور اسی اوقات از گویا  
 و خوشنویس و خوش رنگ و نور و روشن



اثر نیکوترین مناصحت کردم و روی از صاحبیت بگردانیدم و قول حکما را  
 از زمین کنایه جوینا نصیحت بپایان رسانیدم و در منابه محبت کرنی سے میرا سنیے اور قول حکیم کی  
 کا بستم کہ گفتہ اندیکے حاکمیکے وان کہ بقولکے علیک قطع  
 کاربازدین نے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ او پر تیری ہے پس اگر قبول کریں منہ سے گناہ او پر تیری  
 گر چہ دانی کہ نشووندا بگویی و ہر چہ دانی نیک خواہی و پند و زود بستاند کہ  
 اگر چہ جانتا ہے تو کہ نہ بینے سگ کہ جو کہ جانی تو نیک چاہنے اور نصیحت سے جلدی ہو کر  
 خیرہ سر سبز بنی + بدویا می وقتادہ اندر پند و ست پرست میرند کہ درینج  
 کوشش کو دیکھے تو ساتھ دونوں قانون کے پراچھ قید کے ماتہ اور پراتہ کے مازتا ہے کافسوس  
 نشنیدم حدیث دانشمند تاپیس از بدنی آنچه اندیشہ من ہو و از نیکبست دانش  
 یسنی بیٹے بات عقل مند کی تو سچے ایک ت سے جو کہ اندیشہ میرا تھا بدنی حال او کی سے  
 بصورت بدیدم کہ بارہ بارہ برسم مید وخت و لقمہ لقمہ ہی اند وخت و وطم  
 پنج ظاہر کے دیکھائیں نے کہ گڑھی او پر گڑھے کے سینا تھا اور نقد لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا  
 از ضعف حالش بہم پر آمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درویش را  
 ناتوانی حال او کی سے غصے میں بر آیا اور مروت نیک ہی بیٹے پنج ایسے حال کے زخم فقیر کے تین  
 ملاست خراشیدن و نمک پاشیدن پس باخو و گفتہ شرموی حریف سفلہ  
 ساتھ ملاست کے چیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنی کہا بیٹے شراب بنی والا  
 در پائان مستی + نیندیشیدن زور شکستہ سستی + درخت اندر بہار ان بر نشانند  
 بچ نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کنایہ زور شکستہ سستی + درخت پنج بہار کے پہل چاہتا ہے  
 رستان لاجرم بی برگ ماند حکایت بادشاہی پسری را باو بی  
 چارمین خواہ خواہ بی تھی رہتا ہے ایک باجوہ نے ایک بی بی کے تین ایک ایک  
 داد و گفت این فرزندت متویش کن چنانکہ کی از فرزندان خود  
 دیا اور کہا یہ کار تیرا ہے نہایت اوسکو کر جیسا کہ ایک فرزند و ن اپنی سے

اثر نیکوترین مناصحت کردم و روی از صاحبیت بگردانیدم و قول حکما را  
 از زمین کنایه جوینا نصیحت بپایان رسانیدم و در منابه محبت کرنی سے میرا سنیے اور قول حکیم کی  
 کا بستم کہ گفتہ اندیکے حاکمیکے وان کہ بقولکے علیک قطع  
 کاربازدین نے کہ کہا ہے پہونچا تو وہ خبر کہ او پر تیری ہے پس اگر قبول کریں منہ سے گناہ او پر تیری  
 گر چہ دانی کہ نشووندا بگویی و ہر چہ دانی نیک خواہی و پند و زود بستاند کہ  
 اگر چہ جانتا ہے تو کہ نہ بینے سگ کہ جو کہ جانی تو نیک چاہنے اور نصیحت سے جلدی ہو کر  
 خیرہ سر سبز بنی + بدویا می وقتادہ اندر پند و ست پرست میرند کہ درینج  
 کوشش کو دیکھے تو ساتھ دونوں قانون کے پراچھ قید کے ماتہ اور پراتہ کے مازتا ہے کافسوس  
 نشنیدم حدیث دانشمند تاپیس از بدنی آنچه اندیشہ من ہو و از نیکبست دانش  
 یسنی بیٹے بات عقل مند کی تو سچے ایک ت سے جو کہ اندیشہ میرا تھا بدنی حال او کی سے  
 بصورت بدیدم کہ بارہ بارہ برسم مید وخت و لقمہ لقمہ ہی اند وخت و وطم  
 پنج ظاہر کے دیکھائیں نے کہ گڑھی او پر گڑھے کے سینا تھا اور نقد لقمہ جمع کرتا تھا دل میرا  
 از ضعف حالش بہم پر آمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درویش را  
 ناتوانی حال او کی سے غصے میں بر آیا اور مروت نیک ہی بیٹے پنج ایسے حال کے زخم فقیر کے تین  
 ملاست خراشیدن و نمک پاشیدن پس باخو و گفتہ شرموی حریف سفلہ  
 ساتھ ملاست کے چیلنا اور نمک چھڑکنا پس ساتھ اپنی کہا بیٹے شراب بنی والا  
 در پائان مستی + نیندیشیدن زور شکستہ سستی + درخت اندر بہار ان بر نشانند  
 بچ نہایت مستی کے نہیں اندیشہ کنایہ زور شکستہ سستی + درخت پنج بہار کے پہل چاہتا ہے  
 رستان لاجرم بی برگ ماند حکایت بادشاہی پسری را باو بی  
 چارمین خواہ خواہ بی تھی رہتا ہے ایک باجوہ نے ایک بی بی کے تین ایک ایک  
 داد و گفت این فرزندت متویش کن چنانکہ کی از فرزندان خود  
 دیا اور کہا یہ کار تیرا ہے نہایت اوسکو کر جیسا کہ ایک فرزند و ن اپنی سے











فوزین میشود یعنی به از آن میشود که بود و پیاوگان حاج بادیه بسیر موند و تیر شد  
 فوزین توانست یعنی بهتر اوس سے ہوتا ہے کہ تھا اور پیاو حاج کے سحر کے تین آخر لگئے اور پیر ہوا  
 قطعہ از من بگوئی حاجی مرقوم گرامی را کہ کو پستین خلق بازار مید و مہاجی کو  
 جسے کہ حاجی آدمی کو از رنج و اسے کہ تین کہ وہ پست خلق کا سنا آنا کر بھارتا ہے حاجی کو نہیں  
 شمرست از برای آنکہ پیچا رہ خار خنورو و باریدہ حکایت مروکی را چشم  
 اونٹ ہے اس بے کہ وہ پیچا رہ کا سننے کہانا ہے اور بوجا لیا تہا ہے ایک دیو فون کہ تین کہ کہ کا  
 وروخت پیشین بطاریعتی فتا و کند بطیار از آنچہ در چشم چار پان میگرد و دیدہ او  
 در و دہتا آگے ایک سلوتری کی کیا تو ذکر سے سلوتری نے اوس خیر سے جو کہ پہنچ آئے جانور کو کہ تہا پہنچ  
 کشید کہ شد حکومت پیشین او بر و دگفت برو ہیچ تاوان نیست اگر این خبر بود  
 کینچا اندا ہوا قصہ آگے حاکم لگئے کما او پر اس کے کچہ ڈانڈ نہیں ہے اگر یہ گدا نہ ہوتا  
 پیشین بطیار زرقی مقصود از من سخن نیست تا بدانی کہ تہا از مودہ را کار بزرگ فرماید  
 اگر سلوتری کے کہ جانا مقصود اس بات سے وہ ہر تو جانی تو کہ جو کوئی کہ تہا از مودہ کے تین کام پڑا تو کا  
 با آنکہ بدست بر و دویکے وندان بخت را کہ منسوب اگر و قطعہ ہر ہوشمند  
 با وجود اس کے کہ شرسنگی یہاں سے نزدیک قطعہ و شکسا و سکی عقل کے نسبت کیا گیا ہے نہ دونا  
 روشن رکے بغیر و مایک را خی طیر دیو یا باف کر چہ باغندہ است ہر شمشیر کا گاہ  
 روشن عقل کہینہ کو کام پڑے چٹانی کا بننے والا اگر چہ بننے والا ہے نہ لیا جادین کو کہ چہ  
 حکایت یکی از بزرگان اعیہ افسری وفات یافت پسندید کہ ہر صندوق  
 ایک کا بزرگ امون سے ایک بیٹا مر گیا ہر جب کہ او ہر صندوق  
 گوش چہ نویسم گفت آیات کتاب مجید را عزت پیش از انست کہ روا باشد ہر چہ  
 ابراہیم کی کہ کیا کہ نہیں کہا آیتوں قرآن شریف کو تین بزرگی زیادہ اوس سے کہ کہ رو دہا کو او پر آئے  
 ہا کا گاہ نوشتہ کہ ہر دہکار سودہ گرد و غلافق ہر و گزیر و ہر گان ہر و شمشیر  
 بگہ کے کہنا کہ ایک مدت میں گھس حاجی اور خلق اور اوس کے گزیر اور کہتے او پر اس کے شمشیر

فوزین لکھی گزہ را گزہ  
 ساندہ از من  
 حاجی و تہا ہی این بیت  
 دوتا فون کو گزہ  
 ہر حاجی و تہا ہی  
 ہر حاجی و تہا ہی  
 ہر حاجی و تہا ہی











خداوندان نعمت را کرم نیست + مرا کہ پروردہ نعمت بزرگام این سخن سخت  
صاحب نعمت کہ چنین بخشش نہیں ہے میری نہیں کہ بالا ہوا نعمت بزرگون کا ہون میں یہاں سخت  
آید قسم امی یار تو انکاران دخل مسکینا تند و خستہ گوشہ نشینان و مقصد  
آئی گما میں لی ای بار دولتند آئی غریبوں کے ہیں اور انکار کئے واسے گوشہ نشینوں کے اور مقصد  
زائران و کہف مسافران و محمل بارگران از بہر راحت و گران ست تناول  
زیارت کہ بنا تو ان کے اور جای آرام مسافروں کی اور دوا و تہیہ و بھیک واسطے آرام اور وکی ماتہ کما نیکا  
بطعام انکہ بزرگ متعلقان و زیر و ستان بخورند و فضلہ سکارم ایشان بار اعلیٰ  
اوپر کما نیکی اوسوقت لہجائیں کہ متعلق اور زبردست کما دین و پیش رو بخشش و نذر کما تہ بود تو  
ویران و قارب جیران رسیدہ فطر تو انکاران را و فست نذر و مہمانی + زکوۃ  
اور بڑہوں اور اقربا اور ہمسایہ کو پہنچا اور دیند و نی تین نف ہے اور نذر و مہمانی کو تو  
و فطرت و اعتناق و ہدی و قربانی + تو کی بدولت ایشان رسی کہ تواسنے +  
اور صدقہ اور ہندہ آزاد کرنا اور قربانی تو کب برابر دولت و انون کی پہنچ تو کہ نفع تو  
جہین دور کعت و آنہم بصد پیشانی + اگر قدرت جو دست و اگر قوت سجد تو انکار  
سوا ان دور کعت نازکی اور وہی ساتھ پیشانی جو دفعہ بخشش کا جو اور جو طاعت سجدا کی و دیند و نی  
بہتر میر شہید و کہ مال شہری دارند و جامہ پاک عرض مصون دل فارغ و قوت  
بہتر میر جو نام کہ زکوۃ دیا ہو ار کتے ہیں اور بار اعلیٰ کینہ اوسہ جانب گیر کا نگاہ کر گیا اور دل فارغ اور  
طاعت و رقبہ لطیفست و صحت عبادت و رکسوت لطیف پیداست کہ از  
طاعت کے پنج لقمہ لطیف کی ہے اور صحت عبادت کی پنج لباس پاکیزہ کے ظاہر ہے کہ  
سعدہ خالی چہ قوت آید و از دست تہی چہ مروت و از پامی بستہ چہ سیر و از دست  
پیش خالی سے کما قوت آئے اور ماتہ خالی سے کیا قوت اور پیرینہ سے کیا سیر اور ماتہ  
کر سہ چہ خیر و قطع شہد آئندہ خپ انکہ پدید + نبود و چہ بامدادانش + سورگر و اور  
ہو کی سو کیا خیرات را انکہ بآگاہ سود و شہد کہ ظاہر شود روزی صبح کو کی چینی جمع لاوے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰









کلوخی بر سر آید + رشادوی بر جیدگان استخوانست + اگر نقشی و کس  
 ایک دیلا او بر سر کے آوی خوشی ہو کہ دوسے کہ وہ ہندی ہے جو ایک نشی وی کے  
 بروش گنید + لیم الطبع پندار و کہ خویشیت + اما صاحب نیالہ کہین  
 او پر کندہ کے کیون کنگال طبیعت والا معلوم کر کہ خوراک، لیکن دلتند کہ سائہ نکندہ  
 عنایت حق بلخو طست بجمال از حرام محفوظ من بجان انکار کہ تقریر  
 بخش خدا کی ملاحظہ کیا گیا ہو اور سبب حلال و حرام سو پناہ کیا گیا من وہی معلوم کر کہ تقریر  
 سخن بگفتہ و بیان و بر بیان نیا و روم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز وید  
 بات کی کسی میں نے اور بیان و ردین ملا یا میں انصاف پر ہے ہی امید کہتا ہوں میں کہ ہرگز وید  
 دست دعائی پر کتب بستہ یا بنیوائی پر زندان و رشتہ یا پر وہ معصوم  
 باز ایک عابز کا او بر منویدی کو بند یا ایک غلطی قید خانہ کے بندھا یا چودہ ایک ہونہ کا  
 ویدہ یا کفی از معصوم پریدہ الابلت و روشنی شیر و انرا اجماع ضرورت در  
 ہٹا ہوا یا ہٹنے سے کہا ہوا مگر قیاس پر شیر و دہ کے نہیں ساتھ حکم ضرورت کی کہ پسند ہو کہ  
 و کہ چہا سفہ و محتماست انیکہ کی را از رویشان نفس مارہ مرا و طالب  
 اور پچی پردی ہوئی اور احوال ہے کہ ایک نہیں فیروزہ نفس حکم دینے والا ایک را و طلب کرے  
 چون محنت احصا نش نباشد بعضیان مبتلا گرد و کہ لطف و سحر تو ا  
 خوف نگاہ رکھو او کے کے منور ساتھ گناہ کہ نیک گناہ ہو کہ پٹ اور سحر و دینے ایک چپکے ہیز  
 یعنی دست مرزدیک شکم کہ مادام کہ این کی بر چاست آن بگیری شنید  
 جب تک کہ یہ ایک اور جگہ کے وہ ہونا نام سنہو میں  
 کہ روشنی را با حدی خبر خبی بدیدند یا آنکہ مشاری برویم سنگسار  
 کہ ایک فیروزہ کو ساتھ ایک جوان نواختہ کو او پر ایک ہی کو کیا با و چہ کہ کہ زندگی لیا کو دہشت سنگسار  
 بود گفت ای مسلمانان قوت ندارم کہ زن کم و طاقت نہ کہ جہیز کم  
 تہی کہ ای مسلمانان قوت نہیں رکست ہونہیں کہ جہیز و دہشت اور طاقت نہیں کہ صبر کر کہ زندگی

فقیہان و محدثان و کلامی و لغوی و فرائضی و جہاد و  
 دہرہ ہندوستان کی ایک خوش ترانہ  
 غبار اقلت کی قوت و توان در ان دور و زمانہ  
 نفسی سائنس پر انار شتاب سمور  
 ستم بکرم و سکن ہزار دستہ  
 پر وہ جہاد کی دست ہر کی زنا عذابا کی  
 پیوستہ دست پیش سے شہر و ان  
 صفر از خانہ و معرقت نوادہ و دینا از  
 مذکورہ گناہ و ناکامیاد و سارک بزرگ  
 سورج گردانہ از ستم کبیر شاد  
 و ان آسمان ہندوستان کا  
 جی  
 ہندوستان کی ایک خوش ترانہ  
 فضول و تلاش مفید کنند دھندہ ای  
 فخر و تلاش مفید کنند دھندہ ای  
 و ایک کہ زیر زمین ساختہ ان  
 زمین پر چاشنی گدا کر کہ لیس کا کبیر  
 ملک و سحر و دینے ایک چپکے ہیز  
 جیسے گنہگار و معرقت نوادہ و دینا از  
 نفسی سائنس پر انار شتاب سمور  
 ستم بکرم و سکن ہزار دستہ  
 پر وہ جہاد کی دست ہر کی زنا عذابا کی  
 پیوستہ دست پیش سے شہر و ان  
 صفر از خانہ و معرقت نوادہ و دینا از  
 مذکورہ گناہ و ناکامیاد و سارک بزرگ  
 سورج گردانہ از ستم کبیر شاد  
 و ان آسمان ہندوستان کا









شادی بہندہ نظر کنی و پستان کہ بند شکست چوب خشک چھین در زمر  
خوشی ہم بین نظر نہیں کرتا ہر توجہ باغی کہ بند شک ہو اور کڑی خشک در سبب جو پنج کرہ  
تو انگریز شاگرد و کفور و در حلقہ در و پستان جان برزد و چو شمشیر اگر از اس فطرہ  
دولتند و شاگرد کہ بنوال ہیں اور کفر بنوال اور پنج حلقہ فقیر و کبر بنوال ہیں لنگ اگر اور پطرہ  
ورشیدی + چو شمشیر بازار ازو پر شدی + مقرران حضرت جل جلالہ انگریز  
معنی ہونا مانند کوئی لوکی بازار اس ہر ہونا نزدیک بنوال حضرت بزرگ و شمشیر بنیاد  
در ویش سیت و در ویشاند تو انگریز ہمیں تو انگریز انہست کہ غم در ویش  
در ویش خصلت اور در ویش ہیں تو انگریز ہمت و ہمتی ہیں وہ جو کہ غم فقیر کا  
خورو وہ ہیں رویشان انگریز تو انگریز ان کیروہن بتوکل علی اللہ فیہ  
کہائی و ہر فقیر و بین وہ جو کہ کم دولتند سے لے اور شخص کہ ہر توکل اور ہر کسب  
حسب کسب دی عتاب از من بجا نب رویش کرد و گفت آیا  
کافی ہوا کسب منہ غفے کا جیسے طر فقیر کے کیا اور کما ہی کہ کما تو نے  
تو انگریز شغلند و ساہمی مست ملاہی نعم طائفہ ہستند برین صفت  
دولتند مشغول ہیں کار دنیا میں اور سہولتی ہوا درست باز یوں کہ ہر جو ایک گروہ ہیں اور پس صفت کہ  
کہ بیان کردی فاصرت کہ فاعلمت کہ سیر بند و نمبند و شخو رند و مذہب و اگر  
کہ بیان کیا نواز چوٹی ہمت اور کفر بنوالی خست کی کہ بجا وین اور رکھیں اور نکما وین و در دیوین  
بمشل باران بار ویا طوفان جہان بردار و با عتقاد گشت خیش از محنت  
ساتہ مثل کوئندہ بر سے اور یا طوفان جہان کو اور شادی ساتہ اعتبار مال اپنے کے محنت کی  
در ویش سپرند و از خدا می ترسند گویند شمشیر گرازی ہستی و دیگری شمشیر ملا  
فقیر کہ نہ پوچھیں اور خدا سے نہ ڈریں اور کہتے ہیں جو سب سے دوسرا ہوا ملک  
تراہست بطراز طوفان چہ باک شمشیر و کبالت یقیناً ہوا چہ  
تیری نہیں ہے بلکہ کو طوفان سے کیا دہشت اور ہمت ہورین سوار آہو پنج ہوا ہوا

کونان کہ کند  
نہ شاگرد پستان  
بہندہ نظر کنی  
خوشی ہم بین  
تو انگریز شاگرد  
دولتند و شاگرد  
ورشیدی + چو شمشیر  
معنی ہونا  
در ویش سیت  
در ویش خصلت  
خورو وہ ہیں  
کہائی و ہر فقیر  
حسب کسب دی  
کافی ہوا کسب  
تو انگریز شغلند  
دولتند مشغول  
کہ بیان کردی  
کہ بیان کیا  
بمشل باران  
ساتہ مثل کوئندہ  
در ویش سپرند  
فقیر کہ نہ پوچھیں  
تراہست بطراز  
تیری نہیں ہے





روخت کرم هر کجا پنج کرو + گذشت از فلک سنج و بالای او + کرم امید کار

گزی نیک به فرادست او سکار جو امید داری نو گو اوست

گزی و خوری به نیست منه از هر بر پستی و قطعه شکری ای کن که موفق شدی بخیر

ز انعام و فضل و نه محفل گذشت به نیست منه که خدمت سلطان می کنی + نیست

شناس از تو که نیست به نیست حکمت دو کس را چه بود و در و

بیفانده کردی کی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد و

علم خند آنکه تیر خوانی + چون گل در بویت نادانی + نه محقق بود و نه دانشمند

چار پایی بر و کتابی چند حکمت علم از بهر دین پرور و دست نه از بهر دنیا

خو رو ن شکر هر که پر پیروز علم و در هر وقت خرمی کرد و کرد و پاک بسوخت

بشد عالم تا ز پیر کار کار و شعله و است یعدی به و حو که چندان نیست

بی فائده هر که عمر و بخت + چیزی نمی خرد و در پند است سید ملک از

خرو مندان جمال کیر و دین از پر پیروز کاران کمال یاد باو نشان نصیحت خرو مندان

مورت بگری و در پی پیروز گارون به کمال بهاری بادش ساد نیست شلندون کی اوست سبب

Handwritten marginal notes in Persian script, including phrases like "کرم امید کار", "گزی نیک به فرادست", and "شناس از تو که نیست".













خالی نہ باشد اگر این غالب آمد مار کشتی و اگر آن از زمین سستی فروز و زعفران  
 خالی نبود و اگر یہ غالب آیا سانپ مار تو سنے اور اگر وہ دشمن سے چھوٹا تو روز مہر کے کپڑے  
 دشمن و خصم ضعیف کہ مقرر شیر برار و چوہل زبان برداشت فصاحت خبری کہ  
 مست ہو دشمن ضعیف ہو کہ مقرر شیر کا کاسے چوہل جان سے اور شاید جس خبر کو کہ  
 وانی کہ دلی ساز اور تو خاموش باش تا ویکری بیار و فر و طبلہ فروہ بہار  
 جانتے تو دلو آزار مست تو خاموش رہے اور وہ سوا لا سے  
 بیار بہ خبر بد ہو ہم باز کہ اگر یہ حکمت بادشاہ را برخیا ن کسی وقت مگر  
 لا و خبر بدی ساتھ نفس کے چوڑ بادشاہ کی تین اور چوہری کسی کے دقت ست کر  
 مگر آنگہ کہ قبول کلی واثق باشی و گرنہ در ہلاک خود می نے کنی مقشوی سچ  
 مگر اس وقت کہ اور قبول تمام کے مضبوط ہو وے تو اور جو نہیں بیچ مرئی کسی کہی کہ ہے  
 سخن گفتن آنگاہ کن کہ بینی کہ در کار گیر سخن کما است و نفس نہان سخن  
 بات کرنے کا اس وقت کہ کہیے توجہ کام کے لیے بات کمال ہے بیچ ذات ان کے بات  
 تو خود را بگفتا نیاز قص کن پندیر کہ نصیحت خود را می سیکند او خود بہ نصیحت  
 تو اپنے تئیں ساتھ باتوں کے ناقص مت کر جو کوئی کہ نصیحت بخود سیراہ کو کتاب ہے وہ آب نصیحت کا  
 گری محتاجت پند فریب و تین مخور و غرور مداح مخر کہ این و ام تر رف  
 محتاج ہے فریب و تین کا ست کہا اور غرور و غرور تیرا کہ اب کا ست لی کہ یہاں مگر کا  
 سنا وہ است و ان و ام طبع کشا وہ پند احمق را ستائیش خوش آید چو  
 کہ ہے اور وہ امن طبع کا وہ کوئی ہو ہے حق کہ تین نصیحت چہرہ مدیم ہوتی ہے نماند  
 لاشہ کہ در پیش و می فرہ ناید طبع الہا نشوی حاجت منگوے کہ کہ  
 ایک کہ ہی کہ کچھ فی اوسکی کے ہونے تو ناظر ہی خود را ہوتے تو غریہ بات کہنے دیکھی کہ تو ہی  
 ناید نفی از خود را و اگر روزی مرا دشمن بر نیاری و و صد چند  
 جو بی نصیحت کی تجھے کہتا ہے اگر ایک دن مرا دوسکی نہ نکالے تو دوسرے کتنے

میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں سے جو کچھ تم کو پسند آئے اسے لے لو  
 میرا مقصد یہ ہے کہ تم کو نصیحت دے سکوں اور تم کو نصیحت سے محروم نہ رہو  
 میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں سے جو کچھ تم کو پسند آئے اسے لے لو  
 میرا مقصد یہ ہے کہ تم کو نصیحت دے سکوں اور تم کو نصیحت سے محروم نہ رہو  
 میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں سے جو کچھ تم کو پسند آئے اسے لے لو  
 میرا مقصد یہ ہے کہ تم کو نصیحت دے سکوں اور تم کو نصیحت سے محروم نہ رہو



نحوہ بر آتش و فوج مکن تیر + در ان آتش ندر اسی طاقت سوز + بصیرانی بر سر  
اور اپنی آگ و فوج کے کتیز بیچ اوسلگ کے نہیں کہتا ہر طاقت جہن کی ساحہ صبر کے پانی اور کس  
آتش زن امروز + سپر ہر کہ در حال تو انانی کنوئی نکند در وقت ناتوانی  
آگ کے مار کے دن خوش کیج حال تو انانی کی نہ کیج وقت نام تو انی کے سختی  
بہتر شمع بر اختر تر از مردم از انست + کہ رویت کشت یا انست حکمت

بد اختر یاد دلاؤ گے کہ اگر بدیہی اولاد میں ہو کہ مردن نصیب کے کوئی اور کا بار نہیں ہے

هر چه زودر آید و بنیاد فطرت خاک شرق نشیند امر که کنند و محاسن کاسه

خدا کی عبادت میں اس قدر دلچسپی لے کر رہا کہ اس کی خاطر اپنے تمام دنیاوی کاموں کو چھوڑ دیا۔

صد روز که گنجد و در وقت ملائمتش هم منی قطع نکند و غشای منصفه روان آید و

سہ ایک نوین جہانوں میں ضرورت کی ضرورت اور کمی و کثافت سے نو

روزی الحامد \* او منی او مندر از خوش و غمش و خوشی و غم

روزی سببہ کوئی اداکار اور سرگرمی پسند ملا تھا جسے چھوٹی سی سیٹی لگا کر اس کے ہاتھ پر لٹکا دیا گیا تھا۔

تیمک فضیلت کا زینت از ہمہ خیر و انوار الایمان

این زمین و آب قدرت از همه چیز را باینجه میبایستی از آن است +

سید غفران اور اہل بیت کی زندگی پر

بنو ابراهیم اید از شهرت عزیز ملت کار باب بر اید و بل شهر اید ملت و

[illegible]

من هم در میان آن که است به سبق بر دشت تالیا این چند ما و با این که فرو نامد شتر را

و کیا جس بیچ خلک کے کہ تہہ سبقت لگیا۔ روزِ نوا سے گوشتِ ہوا کے ایسی قدم کا عارضہ نہاؤں گا کہ گمان

نشان بهر سر اندر نهادن از این خاموشی نیست اگر این آستی نماند آن نمودی

نادر اکبر کے تین بہتر خانہ خوی سے نہیں ہے اور اگر یہ جاننا نادر اکبر نہ ہو تو

من ندارم که با این مقدار از این که در میان من نگه دارم و آن را در میان من نگه دارم

تو کہ انہیں دھوکہ دیا کہ ان کے لئے ایک نیا ملک بنایا جائے گا۔

۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

خویشیغیرا سبکساری ایسات خبریرا بلی تعلیم یاد و بر جہر کردی نمی اتم  
 ایک کہ بکچہ کی ایک حق تعلیم دینا تھا اور وہاں کہ بکچہ کی خوشی تھی  
 ایک درانے کہا اور سکواں نادان کہ کتابھی توچہ ہر حال کے اخلاص نہت کرنا اور اسے شیکہ جانو تھی کہ  
 تو چھاموشی ہیاموز بہا تم ایضا کہ ہر تامل سکندر جواب بیشتر کی بخشش سے ہوا یا  
 تو فاشی سیکہ جانو روں سے جو کہ تامل کر دے جو کہ اکثر اور بات اس کی تاملانی بیات  
 اگر کسی جو مرم بہوش یا نشین بھیو بہا تم خموش پیدہ کر کہ باوانا تر از خود وید  
 اور سہ کرانند آویس کے ساتھ خوش کے پیشہ پند جانووں کہ جب شخص سر نہا تو انار از خود پسی لانا  
 کند تا پراشد کہ داناست برانند کہ نافست فرو چون درانند از نوئی سخن  
 کر کے تو جانیں کہ داناست جانیں کہ نادان ہے جو آوے ترا سچے کلام کے  
 گرچہ وہاں افسر افسر کن حکمت ہر کہ باور نشیند کنونی نہ پیدا ایسا  
 اگرچہ خبر مائے تو افسر افسر کن جو کہ سترہ دن کبھی نہ کیے  
 گر نشیند فرشتہ باو لو + جہشت آموز و خوئیانت و دیو + از بدان خبر نہی نہی  
 خبر پیشہ کوئی فرشتہ ساندہ کوئی جہشت سیکہ اور جوری اور کر برون سے سوای برائی نہ سیکہ تو کرے  
 گرگ پوشین وری پند مردمان عیب نہانی سید کن کہ مریشا نہ ارسو کنی  
 پند یا خبری کا سبنا آویس کو سب چہا ہوا افسر کر کہ فاش ترانے تملین رسو کرے اور  
 خورانی اعماد پند ہر کہ عاخذ و عمل کر و بدان مانکہ گاوراند تخم نفیشتا نازن سید  
 اپنے تملین بے اعتبار جے کہ علم پراور اعلیٰ کائنات اس کی ہر کہل جہا اور ذلتی نہ کبیرے نہ بے دل سے  
 طاعت نیاید و پوست بمتغیر بضاعت انشاید نہ ہر کہ درجیا ولت جہت درمعا  
 مبادت نہ آوے اور پند پند کہ تملین تملین لائق ہے جو کوئی کہ بچہ برائی کے مالانچ سالی کے  
 درست پست پس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چون باز گئی ماور ماور باشد  
 درست بہت قدر اچھا کہ بیچہ در کے ہووے جو کہوے تو مان مان کے ہووے

اگرچہ وہاں افسر افسر کن حکمت ہر کہ باور نشیند کنونی نہ پیدا ایسا  
 اگرچہ خبر مائے تو افسر افسر کن جو کہ سترہ دن کبھی نہ کیے  
 گر نشیند فرشتہ باو لو + جہشت آموز و خوئیانت و دیو + از بدان خبر نہی نہی  
 خبر پیشہ کوئی فرشتہ ساندہ کوئی جہشت سیکہ اور جوری اور کر برون سے سوای برائی نہ سیکہ تو کرے  
 گرگ پوشین وری پند مردمان عیب نہانی سید کن کہ مریشا نہ ارسو کنی  
 پند یا خبری کا سبنا آویس کو سب چہا ہوا افسر کر کہ فاش ترانے تملین رسو کرے اور  
 خورانی اعماد پند ہر کہ عاخذ و عمل کر و بدان مانکہ گاوراند تخم نفیشتا نازن سید  
 اپنے تملین بے اعتبار جے کہ علم پراور اعلیٰ کائنات اس کی ہر کہل جہا اور ذلتی نہ کبیرے نہ بے دل سے  
 طاعت نیاید و پوست بمتغیر بضاعت انشاید نہ ہر کہ درجیا ولت جہت درمعا  
 مبادت نہ آوے اور پند پند کہ تملین تملین لائق ہے جو کوئی کہ بچہ برائی کے مالانچ سالی کے  
 درست پست پس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چون باز گئی ماور ماور باشد  
 درست بہت قدر اچھا کہ بیچہ در کے ہووے جو کہوے تو مان مان کے ہووے

سہ اگر انکار نہا واما تر از خود وید





در گوش اگر ت سوزش کهم خاموش حکمت بی نهران بر بنداز اتوا نند و بخیر ناکند

بیچ کاں کسچو کجواست کرون مین چہ رہ

نہاد ان عقلمند کتائیں نہیں دیکھ سکتے ہیں ویسی ہی

سگ زاری سگ پیر اشتعلیه برآورد و شش بدن مبارک یعنی غلام جوان به تبر

کہے ہاں اگر کہے کہ نگاری کے متین شور بر ملا ہیں اور اگر کہے کہ آفتاب کے سن میں کیا کہینے جو ساتھ ساتھ ساتھ

کسب و کار استوار است که در آن همه چیز به دست آید

سیاحان پر بس برپوشین **مدرسه** میرا پیدہ **مدرسه** کونوید

کسی جز او نیست که در این عالم حقیقت و حقیقیت و حقیقت

که در مقابل انشاالله و زبان معانی است اگر چه در شکم نیستی هیچ مرغی در دامن میاید

کچھ مفاد کے لئے اس کی ہر وہی زبان گفتگو کو  
 جو ظلم و ستم کا ہوا کوئی شیرِ جہاں میں مہیا دے

نیفتا و در آنجا مساوت و در اینها هم از یکدیگر جدا و در هر دو جهت واحد است.

[illegible]

عظیم دروید کے سین اور عبادت گاہوں سے ادا ہو رہی ہے۔

نهاده این سبب در حق وجود انان طبق بر این نیز و دیگران تا عرق کنند از این فتنه و ان خنده

اور زاید واسطے روکنے جان کے اور جوال طباق ہر لینے میں اور شہر جب تک عرق نکرنا نہیں کہ قلعہ در است

نخود زند که در معده جانفشانان در زیر سوره زوری است

مائی ان کے بہت سے حکم کی نپائی اور بہتر خواہش کی روزمرہ کی فیدی فیکٹری میں دور رس نہ کر سکتے

[illegible]

و ابوابی و جہان منور می شود

جواب ایک رات بیدار سے ایک شاعر کو کہے منورہ سہ عورتوں کا بہادر اور حساس و

بایستد ان لنگاه فروز حم بر شتاب نیزوندان ستمکاری می ور بو سفند ان + فروز بیت پر

عفو و گناہ رحم اور پیغمبر و اہل بیت کا ظلم ہو رہا ہے اور کربوں کے یہی شعلہ

فکر کن که تو از این بودی که در آن زمانه می زیستی

دور و دور اول

مکتبہ خیریت  
کراچی

مفتی محمد رفیع الدین صاحب دہلی

کے لئے جو کہ وہ دیکھ رہے تھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين  
الطاهرين

عبدالله بن محمد بن عبدالمطلب

بسم الله الرحمن الرحيم

سید مرتضیٰ انصاری

مجلس شورای ملی  
تاریخ ۱۳۰۲/۱۲/۱۱

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

۱۱۶  
لفظہ

مجلس ۱۰۰

الحمد لله الذي جعل القرآن  
موسمًا من موسمي الدنيا

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱





و نه از تاباقتش تنگ کنی حکمت عقل در دست نفس خیابان گرفتار است

ابن کز ایک دم بین اوسکو تھوڑے فاصلے پر سے خوشی میں غفلت میں غیب سے کہ ایسے گرفتار ہے

که مرد عاجز و دوست زن گزشتیم و در خرمی بر سرانی هستند + که بانگ زن از کو

کہ مردمان پنج گانہ عورت نکاح کے  
دروازہ خوشی کا اور پراس گھر کے باندہ کہ آواز عورت کی

بر آید بلند نسید رای حق یوت کز فسونست وقوت بی رای جمل و جنون

بائیں گویا عجب عقل تقویت پکڑا اور جادو ہے اور قوت بے عقلی جمالت کے دوا ہے غنوں

شهر منیر باد و در سر و غفل و انگی ملک + که ملک و دولت ما و ان

رہنہ جاسے اور عشاء اور سو وقت ملا کہ ملک اور دولت زادوں کے ستارے ٹپنے

خداست حکمت و اخلاق که بخوار و بدمد از غلام که سر و دست بند هر که ترک

28.11.60

شهرت از شهرت و اخلاق و ادب است از شهرت عظام شهرت و اصراف و افتاده

[illegible]

سید محمد علی

اس کے بعد کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو بچا دیا ہے۔

عابد کہند واسطے خدا کے کوئی بندہ نہیں پیدا ہوا ہے جس کا ہر کام اللہ کے لئے ہو۔

حکومت اندل اندل چلی سورو و نظره نظره میکی مرو و پی اندل دست کورت

تھوڑا تھوڑا بہت ہوئے اور قطرہ قطرہ دریا ہوئے پھینک دے شخص کہ دستِ موت کا

مزار و گنجینه در میان دوستان و رفیقان و همایون و یاران و شیعیان

کے لئے یہ وقت نعمت کے منفرد زمانہ

*[Faint handwritten notes at the bottom of the page]*

[illegible]

نظره او پر نظر دل آید و دست آید و پیر و پهلوی او هر دو سر است و بی بی و پهلوی او هر دو سر است و بی بی و پهلوی او هر دو سر است

بسیار بدوانه است علیه در اخبار و حکمت عالم است بسیار بدوانه است

سب سے زیادہ نام ہے عالم کے تئیں بخا پیسے کہ ہر کوئی جہل سے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱



لکرت انگور بیوہ داند نہ خداوند میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در  
 رزہ انگور کا بیوہ جانے نہ صاحب بیوی کا یوسف سیما اوپر اس کے ساتھ  
 خشک سال مصغور دی تاگر سنگا زافر شوش نکند ششوی آنکہ در راحت  
 قحط سال صحرے نہ گمان اس واسطے کہ بہنوئی کی تین ہولنا کرے وہ شخص کہ پہلے  
 و نعم زیست + اوچہ داند کہ حال گر سنہ حبست + حال در ماندگان کسی داند  
 اور نیک کی جیا وہ کیا جانے کہ حال بہو کی کا کیا ہے حال عاجزون کا وہ جانے  
 کہ باحوال خویش در ماند قطعہ امی کہ بر مرکب تازندہ سواری ہندار  
 کہ بیچ حال اپنے کو عاجز ہے ای کہ اوپر گوری دوزیوالی کی سواری تو ہوشیار  
 کہ خراکش مسکین در آب گلست + قش از خانہ ہمسایہ خویش خواہ + کا کچھ  
 کہ گدہ لکڑ ہاری غریب بیچ پانی او کچھ کی ہو آگ گدہ ہمسائی غلط سے مت مانگ کہ جو کچھ  
 از روزن و میگزد و دو دولت پیش ضعیف حال را در خشکی تنگ سال  
 روزن او کی سو گدہ تاج و ہوائ ل او کی کا جو فقیر ضعیف حال کی تین بیچ خشک تنگ سال کے  
 ہر سکن چونی الا بشیر آنکہ ہر سبب برائش نہیں معاشی پیش قطعہ خرمیکہ نبی و  
 سنت پونہ کہ کیونکہ تو گدہ سادہ سادہ اوس بات کی کہ کوئی مرہم او پر نہم او کی کہ کوئی با کوئی دنیا کی  
 باری بگل در افتادہ بدل ہر شہقت کوئی کی ہر ویش کنو گدہ قوی ہر سبب  
 ایک جہ کچھ کو پڑا دل سو اوپر گدہ سبب کہ کہین جا اوپر سبب کی آگ کیا او پر پوچھا  
 کہ چون افتادہ میان ہر ہند چور دان بکیر و شب خورش حکمت و و خیر  
 کہ کیونکہ گرا کر ماندہ مرد و نیکر دم گدہ ہے او کی کی دم خیر  
 مخالف غفلت خوردن پیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت  
 و تین عقل کی بین کما زیادہ رزق قسمت کی گئی سے اور مانا کے وقت  
 معلوم قطعہ فنا در کشود و زہر ارنالہ و آہ + بکفر یا شکایت + ایدار  
 معلوم سے قضا و بنودی زہر نانی اور آہ سے ساتھ کفر یا شکایت کے ہر دو ایک

۴ پر گدہ و غلامان فقہائی مسلک  
 ۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۲۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۳۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۴۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۵۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۶۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۷۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۸۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۱ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۲ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۳ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۴ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۵ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۶ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۷ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۸ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۹۹ سنہ ۱۰۸۰ ہجری  
 ۱۰۰ سنہ ۱۰۸۰ ہجری









تیر طبیعت ایشان درو اثر نکند لعل ایشان متہم گرد تا سجدہ کہ اگر خراباتی  
 تیر طبیعت او نہوں بیچ او کہ از نکر و ساتھ کام او نہوں کو نہت کیا گیا ہو و تو وہاں کہ اگر کسی  
 رو نہماز کردن منسوب کرد و بخوردن قندوی رستم بر خود بنا و ا  
 جای ساتھ نماز نیکی نہت کیا گیا ہو ساتھ نیکو  
 کشیدی کہ نادان را بصحبت برگزیدی طلب کہ دم زد و نایان یکے پند  
 کہ نہوں تو کہ نادان شین بیچ صحبت کے قبول کیا نہوں نے طلب کی شین و نایون سے ایک نصیحت  
 مرا گفتند با نادان مپو نہوں کہ گردانای و شہر خراباشی و گردانے ابلہ تر بہا  
 سر تیئ ساتھ نادان کہست بل کہ اگر نادانازی کام تو نادان سہو تو اور نادان تو امین زود تو  
 حکمت علم شہر حاکم معلومت اگر طفلی مہار س گرد و صد فر  
 برباری اونٹ کی جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک لگا مارا اونٹ کے سارے اور سو کوں  
 پیر گردن از مٹا بقتش بر نہی چیدا اگر در رہ ہونا کہ پیش آید کہ موجب ہلاک  
 پیما گردن طاعت او کی لپیٹی لیکن اگر مقام ہونا لگی تو سب کہ سب ہلاک کا  
 باشد و طفل اسجا بنادانی خود اہر رفتن ز نام از کفش در گسلاند و پیش مطا و  
 ہو و اور لگا او جگہ ساتھ نادانی کی جاننا جاہر ہا کہ پہلی اور کنگے تو رائے اور لگی اعانت  
 کہ نہوں کہ ہنگام درشتی ملاطفت نہ مومست و گویند دشمن ملاطفت دوست  
 نکر کہ وقت سختی کو مرانی ہی ہے اور کتوین کہ دشمن ساتھ مرانی کہ دوست  
 نکر و ہلکہ طمع زیادت کند و طمع کہ یک لطف کند بانو خاک پایش پاش  
 نووی بلکہ طمع زیاد کرے و شخص کہ مرنا کردی ساتھ تیر خاک پاؤں و سکارہ  
 و گر خلاف کند در و پیش آگ خاک سخن بلطف و کرم با و رشت خرمی ہو  
 اور جو خلاف کردی بیچ دونوں انکوں او کی ڈال خاک ساتھ لطف و کرم کی ساتھ دشت خوب کے مت کہ  
 کہ نہوں و نہوں و مکر پسو ہاں پاک حکمت ہر کہ پیش سخن دیکر ان  
 کہ نہوں کہ یا ہو انہوی مگر سو بہن پاک جو کہ آگے بات اور نہوں کہ پس

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

















و باغ میوه برودن دو چرخ بر فائده خوردن زهر و منان است لیکن بر  
 و باغ کابوده یحسانا اورا بران چرخ کابوده کمانا کام قتل و کمانین بر او بران  
 روشن جیلان که روی سخن را این است پوشیده ماند که در وقت نشانی  
 روشن صاحب رو که نه سخن کا پنج اندک بر پوشیده زهر که متی نصیحت که نه در آن  
 عبارت کشیده است و روی سخن نصیحت بشده طرافت بر سر تا طبع طبع  
 عبارت را که نه باشد اورا کردی نصیحت که سار و خوش طبعی که پیوسته نصیحت بخدا  
 از دولت قبول محروم ماند **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ**  
 دولت پسندیدگی سے محروم نہ رہے اور جس عزت میں وہ کسی کیسا اید کہ پانچ والا دولت

روزگاری درین بسیر بودیم  
 ایستاده بیچ اسکے آفرے گئے ہم  
 بر رسولان پیام باشد و پس  
 او پر فاصدون کے پیام ہوے او بر  
**عَلَى الْمَدِينَةِ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ**  
 بر مدینه و نفرت طلب کن صاحب کتاب  
**مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ هُمْ أَكْثَرُ الْكَافِرِينَ**  
 بعد ازین نفرت طلب کن بر اکابر  
**حِينَذَ الْوَيْلِ أَقَامَتْ بَاغِيَاتُ**  
 نزدیک ای مرغان البتہ گزیم ای سرکار  
**هَاقَدَ آسَاتُ وَطَلَبُ الْحَسَنِاتِ**  
 بان تحقیق کہ من بدکردم میفرایم احسان

ما نصیحت بجای خود کردیم  
 ہم نے نصیحت برافق اپنے کی ہے  
 گریہ پدید گشت غمت کس  
 چون آوی پنج کان رغبت کیسے  
**يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلِّ وَسَلِّمْ**  
 ای پیغمبر درین کتاب بخواد از خدا رحمت  
**وَأَطِيعْ نَفْسَكَ**  
 و اطاعت کن خود از هر چیز که میخواهی  
**لَا تَكُنْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْشُوفًا**  
 اگر بدینیکه برای من روز قیامت نباشد  
**أَنَا الْمُسْلِمُ وَالْمُسْلِمَةُ**  
 من گنکارم و تو مالک نیگو کار هستی

کتابخانه مکتبه  
 روزگاری درین بسیر بودیم  
 ایستاده بیچ اسکے آفرے گئے ہم  
 بر رسولان پیام باشد و پس  
 او پر فاصدون کے پیام ہوے او بر  
**عَلَى الْمَدِينَةِ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ**  
 بر مدینه و نفرت طلب کن صاحب کتاب  
**مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ هُمْ أَكْثَرُ الْكَافِرِينَ**  
 بعد ازین نفرت طلب کن بر اکابر  
**حِينَذَ الْوَيْلِ أَقَامَتْ بَاغِيَاتُ**  
 نزدیک ای مرغان البتہ گزیم ای سرکار  
**هَاقَدَ آسَاتُ وَطَلَبُ الْحَسَنِاتِ**  
 بان تحقیق کہ من بدکردم میفرایم احسان

کتابخانه ملی ایران



س ۳۳ گ  
ن ۱۲

مکتبہ اسلامیہ

DUE DATE

۸۹۱۶۵۲۳۲

۱۹۱۵۴۲۲  
 ۱۴۵  
 ۱۴۵۴۲  
 گلستان شریع

Date	No.	Date	No.
	X		
25 Oct	1414		